خلافت لائبریری ربوہ

شہادت ۱۳۵۱ ہش

اپریل ۱۹۷۲ء

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

(ایڈیٹر)
محمد شفیق قیصر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفہ

خدا بناتا ہے

قدرت ثانیہ کے
تیسرے مظہر

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچّوں اور بچّیوں کا پیارا رسالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

جلد ۱۵	شہادت ۱۳۵۱ھ ش	اپریل ۱۹۷۲ء	شمارہ ۴

:- ایڈیٹر :-

محمد شفیق قیصر

:- معاون :-

منیر الدّین شمس

کتابت :- حمید الدین

سالانہ چندہ :- ۵ روپے	ہوائی ڈاک :- ۱۸ روپے
فی پرچہ :- ۵۰ پیسے	بحری ڈاک :- ۸ روپے

پبلشر :- محمد شفیق قیصر ٭ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر تشحیذ الاذہان دارالصدر جنوبی ربوہ ٭ رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۲۸

اداریہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اپریل فول"

پیارے بچّو! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

ہمارے ملک اور دُنیا کے دیگر بہت سے ملکوں میں "اپریل فول" رسم کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ بچّوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ بہت ہی بُری رسم ہے اور اسلام سے اس کو دُور کا بھی واسطہ نہیں۔ ہم جو اسلام کے نام لیوا ہیں اور حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمّت ہیں ہم اس قسم کی رسموں کا تصوّر بھی نہیں کر سکتے۔ اس رسم کے ذریعہ ناحق جھوٹ بولنا تہذیب کی بات سمجھی جاتی ہے اور قرآن کریم نے جھوٹوں پر لعنت کی ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جھوٹے شیطان کے دوست ہوتے ہیں اور بے ایمان ہوتے ہیں۔

قرآن ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ نہ صرف یہ کہ جھوٹ نہ بولو بلکہ ایسے لوگ جو جھوٹ بولتے ہیں ان کی صُحبت بھی چھوڑ دو اور اُن کو اپنا دوست مت بناؤ۔ خدا سے ڈرو اور سچّوں کے ساتھ رہو۔ پھر قرآن کریم نے ہمیں یہ بھی تعلیم دی ہے کہ جب ہم کوئی کلام کریں تو ہماری کلام محض سچائی ہو ہنسی اور مذاق کے طور پر بھی اس میں جھوٹ نہیں ہونا چاہیئے۔

پس اے احمدی بچّو! آج سے تہیّہ کر لو کہ آپ ہمیشہ سچ بولیں گے اور "اپریل فول" کی گندی رسم جس میں ناحق جھوٹ بولنا پڑتا ہے کو ہمیشہ کے لئے ترک کر دیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

"اپریل فول کیسی بُری رسم ہے کہ ناحق جھوٹ بولنا اس میں تہذیب کی بات سمجھی جاتی ہے۔ یہ عیسائی تہذیب اور انجیلی تعلیم ہے۔" (نور القرآن صـ۳۳)

ہمیں چاہیئے کہ ہم عیسائی تہذیب کی بجائے اسلامی تہذیب پر عمل کریں جو ہمیشہ سچائی کا حکم

(باقی صـ۴ پر)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سدھائی ہوئی بلّی

پیارے بچو! آپ نے اکثر دیکھا ہو گا لوگ اکثر گھروں میں مختلف قسم کے جانور پال لیتے ہیں۔ وہ جانور اپنے مالک سے اِس قدر مانوس ہو جاتے ہیں کہ بس اُس کے اشارہ پر چلتے ہیں۔ جو بات اُنہیں سِکھا دی جائے اُسے اچھی طرح ذہن میں بٹھا لیتے ہیں۔ اور جس بات سے انہیں منع کیا جائے اُس سے ہمیشہ باز رہتے ہیں۔ اس کی پابندی کرنے میں وہ جان کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اپنی جان قربان کر دیتے ہیں لیکن وہ کام کبھی نہیں کرتے جس سے انہیں روکا گیا ہو۔

ہم تمہیں ایک سدھائی ہوئی بِلّی کا قصّہ سُناتے ہیں۔ اس بِلّی کے مالک نے اسے اِس طرح سدھایا تھا کہ وہ اُس وقت تک کوئی چیز نہیں کھاتی تھی جب تک کہ خود مالک اسے کھانے کے لئے نہ دے۔ ہزار نعمتیں گھر میں رکھی ہوئی ہوں اور کُھلی پڑی ہوں کیا مجال جو وہ کسی چیز پر مُنہ مارے یا اُسے سُونگھے۔ ہاں تو ہم تمہیں یہ بتا دیں کہ یہ کوئی کہانی نہیں ہے بلکہ بالکل سچّا واقعہ ہے۔ یہ واقعہ ایک روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مجلس میں سُنایا تھا۔ کیسے خوش نصیب تھے وہ لوگ جنہوں نے خود حضور علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے یہ واقعہ سُنا۔ لو ہم تمہیں حضورؑ کے اپنے الفاظ میں ہی یہ قصّہ سُناتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے ۳ر اکتوبر ۱۹۰۷ء کو نماز ظہر سے قبل مجلس میں گفتگو کے دوران مثال کے طور پر ایک قصّہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

"گورداسپور میں ایک بِلّی تھی خواہ کچھ ہی اس کے پاس پڑا رہے مگر وہ بغیر اجازت کچھ نہ کھاتی تھی۔ ایک دفعہ بعض دوستوں نے اس بِلّی کے مالک کو کہا ہم بھی یہ تجربہ کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے حلوہ، دودھ،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھیچھڑے وغیرہ بلّی کے پاس
رکھ کر باہر سے قفل لگا دیا
تین دن کے بعد جو دیکھا تو
بلّی مری پڑی تھی اور وہ
کھانا اُسی طرح صحیح سالم
موجود تھا۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۵)

دیکھا سب کچھ کمرہ میں موجود ہونے کے باوجود بلّی نے کسی چیز میں مُنہ نہیں ڈالا۔ کیوں؟ اِس لئے کہ اُس کے مالک نے اُسے سدھایا ہی اِس طرح تھا کہ جب تک کھانے کے لئے نہ دیا جائے وہ کچھ نہ کھائے۔ وہ تین دن تک بھوکی پیاسی بیٹھی رہی لیکن مالک کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کی۔ بالآخر اسی حال میں مَر گئی۔

تو بچّو! وفاداری اور فرمانبرداری اِسی کا نام ہے کہ جس چیز سے روکا گیا ہے چاہے کچھ ہو جائے انسان کو چاہئے کہ اس کے قریب بھی نہ پھٹکے۔ اِس واقعہ سے ہمیں یہی سبق ملتا ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول مقبول حضرت محمّد صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور دوسرے بزرگوں کا کہا اِسی طرح مانیں۔ جن چیزوں سے ہمیں روکا گیا ہے ان کا خیال بھی دل میں نہ لائیں۔ اِس کے بغیر ہم سچّے وفادار اور فرمانبردار نہیں کہلا سکتے۔

اللہ تعالیٰ سب بچّوں کو اللہ، رسولؐ اور بزرگوں کا وفادار اور صحیح معنوں میں فرمانبردار بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین اللّٰھمّ اٰمین۔

الدار (بقیہ صفحہ ۲)

دیتی ہے۔ احمدی بچّوں کو چاہیئے کہ وہ خود بھی اور اپنے دوستوں اور خاص کر غیر احمدی دوستوں کو بھی اِس بُری اور خلافِ اسلام رسم کو چھوڑنے کی تحریک کرتے رہیں گے۔

(۲)

جب یہ شمارہ آپ تک پہنچے گا تو اس وقت آپ اپنے امتحانات میں کامیاب ہو کر اگلی جماعتوں میں ہوں گے۔ ادارہ تشحیذ کامیاب ہونے والے بچّوں کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ کامیابی بہت مبارک کرے اور دین و دُنیا میں مزید کامیابیاں عطا کرے۔

"بھائی جان"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ابراہیمؑ اور عقیدہ توحید

پیارے بچّو! مارچ کے تشحیذ الاذہان میں آپ یہ پڑھ چکے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی توحید کو دُنیا میں پھیلانے کے لئے کیا کیا مشکلات اور تکالیف جھیلیں اور یہ کہ جن لوگوں نے آپکا انکار کیا خدا تعالیٰ نے کس طرح انہیں تباہ و برباد کیا۔ آج ہم اسی ضمن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات آپ کو بتائیں گے اور یہ بھی کہ انہیں توحید کے عقیدہ کو دُنیا میں پھیلانے کے لئے کن کن مشکلات اور مصائب سے دوچار ہونا پڑا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا تعالےٰ کے رسولوں میں سے ایک رسول تھے۔ آپ حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ آپ ملکِ عراق میں پیدا ہوئے۔ آپ کو خلیل اللہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے معنے ہیں اللہ تعالیٰ کا دوست۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی بھی دوسرے نبیوں اور رسولوں کی طرح عقیدۂ توحید کی تبلیغ میں صرف ہوئی۔ آپ نے بھی اپنی قوم کو یہی پیغام دیا کہ اِس دُنیا کا خالق و مالک صرف اور صرف خدائے واحد ہے۔ اس کا کوئی ساتھی اور شریک نہیں، صرف اور صرف خدائے واحد ہی عبادت کے لائق ہے۔

آپ کی قوم کے لوگ پتھر کے بُت بناتے تھے اور ان بتوں کی پرستش اور پُوجا کرتے تھے۔ ان کی قوم کے لوگ ان بتوں کے سامنے ناک رگڑتے، گڑگڑاتے اور ان کو سجدہ کرتے تھے۔ بتوں کی پُوجا کے علاوہ آپ کی قوم کے لوگ، چاند، ستاروں اور سُورج کی بھی پُوجا کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بچپن ہی سے یہ سوچنا شروع کر دیا تھا کہ دُنیا کی ہر چیز کا کوئی بنانے والا ہے۔ لیکن اس تمام دنیا کو بنانے والا اور اس پر بسنے والی ہر قسم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی مخلوقات اور دیگر چیزوں کو پیدا کرنے والا کون ہے؟

ایک رات آپ یہی غور کر رہے تھے کہ آپ کی نگاہ آسمان پر پڑی جہاں لاتعداد خوبصورت ستارے چمک رہے تھے، آپ نے ان کی چمک دمک اور خوبصورتی دیکھی تو فرمانے لگے یہی میرے خدا ہیں، لیکن جیسے ہی رات ختم ہوئی اور صُبح کا تڑکا ہونے لگا، ستارے جھلملانے لگے۔ اور جب سُورج طلوع ہُوا تو ستارے نظروں سے اوجھل ہو گئے، یہ دیکھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام پکار اُٹھے کہ ایسی فانی ہستیاں تو میرا خدا نہیں ہو سکتیں اِس لئے مَیں ان سے دل نہیں لگاتا۔ پھر ایک رات چودھویں کا چاند اپنے پورے جوبن پر تھا، آپ نے سوچا شاید اسکی روشنی میں خدائی کا جلوہ ہو، لیکن اگلی صُبح جب وہ بھی ڈوب گیا تو بول اُٹھے کہ میرے پروردگار نے اگر مجھے راہ نہ دکھائی تو مجھے سچائی کا راستہ کبھی نہ مل سکے گا۔

ایک صُبح سُورج کی طرف دیکھا کہ اس کی روشنی سے تمام عالَم بقعہ نُور بن گیا ہے تو خیال ہُوا کہ اس کی روشنی تو سب سے بڑھ کر ہے۔ کیا یہ ہمارا خدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب شام کی تاریکی نے اس بڑی روشنی کو بھی بُجھا دیا تب ان کے دل سے آواز آئی کہ میرے پروردگار کا نور تو وہ نُور ہے جس کو اندھیرا نہیں۔ مَیں اُس خدا کو مانتا ہوں جس نے آسمان اور زمین اور اس کے جلووں کو پیدا کیا وہ لازوال ہے، کوئی اس سے بڑا نہیں، مَیں اُس پر ایمان لاتا ہوں۔ اے میرے اللہ مَیں تیری طرف اپنا رُخ پھیرتا ہوں۔ تُو میرا رب ہے مَیں اپنی زندگی تیرے لئے وقف کرتا ہوں۔ آپ نے اپنی قوم کے لوگوں کو پُکار کر کہا کہ مَیں تمہارے مُشرکانہ دین کو چھوڑتا ہوں اور صرف اور صرف اسی خدائے برحق کے آگے سر جھکاتا ہوں جو واحد و یگانہ ہے اور اس کا کوئی شریک اور ساجھی نہیں۔

آپ نے اپنی قوم کے لوگوں سے پوچھا کہ یہ پتھر کی مُورتیاں جن کے آگے تم گڑگڑاتے اور سجدہ کرتے ہو کیا ہیں؟ اور تم کیوں ان کے سامنے دست بستہ جُھکے رہتے ہو؟ آپ کی قوم کے لوگوں نے جواب دیا کہ یہ ہمارے ربّ ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا اللہ ہی رب ہے یہ بے جان چیزیں جو نہ ہِل سکتی ہیں نہ چل سکتی ہیں بھلا کِس طرح خدا ہو سکتی ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو انہی

(باقی صفحہ 17 پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خالد بن ولیدؓ کی فراست

(م۔ ش۔ قیصر)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے نام سے کون واقف نہیں؟ آپ اسلام کے بہت بڑے جرنیل تھے۔ حضرت رسولِ خدا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سیف اللہ (اللہ کی تلوار) کا لقب دیا تھا۔ حضرت خالد بن ولید نے بہت سی جنگوں میں حصّہ لیا اور ہر موقعہ پر خدا تعالیٰ کے فضل سے فتح و کامرانی کا جھنڈا لہراتے ہوئے لَوٹے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو جرأت و بہادری کے ساتھ ساتھ مومنانہ فراست سے بھی نوازا تھا اور حقیقت تو یہ ہے کہ ہر مومن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے فراست عطا ہوتی ہے۔ تاریخوں میں آتا ہے کہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے یروشلم کا محاصرہ کیا اور ایک لمبا عرصہ تک وہاں ڈیرے ڈالے رہے۔ شہر کے گرداگرد بہت مضبوط فصیل تھی اور اس شہر کے اندر داخل ہونے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔

یہ رمضان المبارک کے ایّام تھے ایک دن آپ کے خادم نے آپ کے خیمہ میں افطاری کے لئے آپ کا کھانا رکھا، آپ اُس وقت خیمے میں تشریف نہیں رکھتے تھے آپ کی غیرحاضری میں ہی ایک کُتّا آیا اور آپ کا کھانا چٹ کر گیا۔ جب آپ خیمے میں واپس تشریف لائے تو برتن خالی دیکھ کر خادم سے کھانا طلب نہیں فرمایا — اِس خیال سے کہ شاید آج کھانے کی کوئی چیز ہی موجود نہیں اور ممکن ہے آج کھانا پکایا ہی نہ گیا ہو۔

دوسرے روز معمول کے مطابق خادم نے پھر کھانا آپ کے خیمے میں رکھ دیا اور اتفاق سے اس وقت بھی حضرت خالد بن ولیدؓ وہاں موجود نہ تھے چنانچہ وہی کُتّا آیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور پھر کھانا چٹ کر گیا۔ شام کو جب آپ تشریف لائے اور کھانے کے برتن خالی دیکھ کر پھر خیال فرمایا کہ شاید آج بھی کھانے کی کوئی چیز نہ ہو۔ تیسرے دن پھر یہی واقعہ پیش آیا۔ اس پر آپ نے خادم کو بُلا کر دریافت فرمایا کہ مسلسل تین دن سے مجھے افطاری کے لئے کوئی بھی چیز نہیں ملی — خادم نے عرض کیا کہ مَیں تو باقاعدگی سے ہر روز آپ کا کھانا آپ کے خیمے میں رکھ آتا ہوں اور خالی برتن دیکھ کر یہی خیال آتا ہے کہ آپ نے کھانا تناول فرما لیا ہوگا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس پر غور فرمایا اور اپنے خادم کو ارشاد فرمایا کہ آج بھی حسبِ معمول کھانا تیار کر کے اسی جگہ رکھ دو جہاں پہلے رکھا کرتے تھے اور پھر یہ نگرانی بھی کرو کہ وہ کھانا کون لے جاتا ہے۔ خادم نے آپ کے ارشاد کے مطابق وقتِ مقررہ پر کھانا خیمے میں رکھا اور چُھپ کر نگرانی کرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد خادم نے دیکھا کہ ایک کُتّا آیا اور کھانا اُٹھا کر چلتا بنا۔ خادم نے دیکھا کہ یہ کُتّا شہر کے اندر سے آتا ہے اور شہر کے گرداگرد جو مضبوط فصیل ہے اس میں ایک چھوٹا سا شگاف ہے جس میں سے وہ کُتّا شہر سے باہر آتا اور کھانا اُٹھا کر اندر چلا جاتا ہے۔ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اِس واقعہ کا علم ہوا تو آپؓ نے فرمایا اَب ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے فتح کی پُوری امّید ہے۔ چنانچہ آپ اس مقام پر تشریف لے گئے اور فوجی نکتہ نگاہ سے اس کا معائنہ فرمایا، اس سوراخ کے سوا شہر کی تمام فصیل میں کوئی رخنہ نہیں تھا جس سے اسلامی فوج اس شہر میں داخل ہو سکتی۔

اس زمانے میں تو بارودی سرنگیں ہوتی تھیں اور نہ ہی توپیں اور ٹینک ہوتے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی چھوٹی سی جماعت پیٹ کے بل رینگتی ہوئی شہر میں داخل ہو گئی اور جن کے پیٹ بھاری تھے وہ اس میں سے گزر نہ سکے اور اس کا انہیں بہت ہی قلق ہوا۔

جب سپاہیوں کی ایک کثیر تعداد نے شہر کے اندر داخل ہو کر دشمن پر حملہ کر دیا۔ دشمن اس اچانک اور شدید حملہ سے اِس قدر بوکھلا اُٹھا کہ اُس نے ہتھیار پھینک دیئے اور اسلامی لشکر کو فتح حاصل ہوئی۔

پیارے بچو! اسلامی تاریخ اِس قسم کے واقعات سے بھری پڑی ہے آپ کو چاہیئے کہ تاریخِ اسلام سے ان ایمان افروز واقعات کا مطالعہ کر کے اپنے ایمان کو بڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والدین کی توجہ کیلئے

قرآن پاک میں مومنوں کی ایک صفت یہ بیان ہوئی ہے:-

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ۔

(سورۃ المومنون آیت ۴)

یعنی مومنین لغویات سے پرہیز کرتے ہیں۔

لغو کام وہ ہے جس سے انسان کو فائدہ نہ ملے اور اس کے کرنے سے انسانی طاقت صلاحیت کو نقصان ملے۔

خاکسار اِس وقت چند لغو باتوں سے بچنے کے لئے اور خاص احمدیت کی نئی پود کو بچانے کے لئے احبابِ جماعت کو دعوتِ عمل دیتا ہے۔

آج کل سینما ہالوں میں ٹیلی ویژن پر مخرب الاخلاق تصاویر کی نمائش ہوتی ہے۔ وسیع پیمانے پر مخرب الاخلاق، حیاسوز مناظر کی تشہیر نے احمدی نوجوانوں کو بھی متاثر کرنا شروع کیا ہے اور بعض ناپختہ ذہن ان سے غلط راستوں پر چل کر والدین کے لئے وبالِ جان بن گئے ہیں۔

مَیں احمدی والدین سے خدائے واحد و یگانہ اور اس کے مقدّس رسول کے نام پر دردمندانہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہر ممکن طریق سے، دعا سے، تدبیر سے کام لیں۔ سینما بینی کے خلاف اور اس کے نقصانات سے اپنی نئی پَود کو آگاہ کریں۔

بچّوں کے کمروں میں، مکانوں میں موٹے الفاظ میں یہ الفاظ لکھوا دیں اور بچّوں کے ذہنوں میں راسخ کر دیں کہ "سینما بینی ایک لعنت ہے" اور "سینما بینی سے انسانی دماغ کو جِلا نہیں ملتی"۔

دوستو ہرگز نہیں یہ ناچ اور گانے کے دن
مشرق و مغرب میں ہیں یہ دین پھیلانے کے دن

اخبارات کے صفحات۔ آج کل حالات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کے سامنے روزِ روشن کی طرح واضح ہیں کہ سینما بینی، ناول بینی، سگریٹ نوشی اور مخرب الاخلاق فلمی گانوں اور ٹیلیویژن کے پروگراموں نے اولاد کو والدین کا اور بھائی کو بھائی کا دشمن بنا دیا ہے۔

جماعتِ احمدیہ بفضلہٖ تعالیٰ من حیث الجماعت ان لغویات سے پاک ہے لیکن پھر بھی ہمیں شیطان کے حملہ سے بچنے کے لئے ہر باریک سے باریک سوراخ کو اچھی طرح سیمنٹ سے بھی زیادہ مضبوط گارے سے بند کرنا ہوگا اور اس زہر سے بچنے کا مندرجہ ذیل نسخہ سب سے زیادہ موزوں رہے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے مقدس الفاظ میں یہ دعا بچّوں کے ذہنوں میں راسخ کر دی جائے ؎

دجّال کی بڑائی ہیں خاک میں ملا دوں
قدرت مجھے عطا کر سلطان مجھ کو ویدے
مجھ کو تیری رفاقت حاصل رہے ہمیشہ
ایسا نہ ہو کہ دھوکا شیطان مجھ کو ویدے

اللہ تعالیٰ ہمیں طاغوتی اور دجّالی فتنوں کو پاش پاش کرنے کی توفیق دے۔

(آمین)

شیخ محمد اکرام اطہر

لاہور

حضرت امام بخاریؒ

(بقیہ صفحہ ۱۳)

مبتلا ہے۔ چنانچہ مسافر پھر کنویں میں اترا (اس کے پاس پانی لانے کے لئے کوئی برتن نہیں تھا) اس نے اپنے موزے میں پانی بھرا اور باہر آکر پیاسے کُتّے کو وہ پانی پلایا تا کہ وہ اپنی پیاس بجھا سکے۔ اللہ تعالیٰ کو اُس بندے کی یہ حرکت بہت ہی پسند آئی اور خدا تعالیٰ نے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے۔

جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم یہ واقعہ بیان فرما چکے تو صحابہ کرامؓ نے حضورؐ سے پوچھا کہ یارسول اللہ کیا جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر بھی اللہ تعالےٰ اجر و ثواب عطا فرماتا ہے؟ اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ ہر وہ چیز جس میں زندگی موجود ہے اس کے ساتھ نیکی کرنے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اچھا بدلہ ملے گا۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ احمدی بچّوں کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو پڑھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(محمد شفیق قیصر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مارچ کے تشحیذ الاذہان میں آپ علمِ حدیث کے متعلق پڑھ چکے ہیں۔ اس مضمون کے آخر میں ہم نے یہ وعدہ کیا تھا کہ حدیث کی چھ مشہور کتابیں جو صحاح ستہ کے نام سے مشہور ہیں کے تعارف کا سلسلہ تشحیذ میں شروع کریں گے اس سلسلہ میں زیرِ نظر شمارہ میں حدیث کی سب سے مشہور کتاب جامع صحیح بخاری جسے قرآن کریم کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب کہا جاتا ہے، کا اور اسکے مؤلف حضرت امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری کا مختصر ذکر پیش کیا جاتا ہے۔ بچوں کو چاہیئے کہ اس مضمون کو غور سے پڑھیں اور اپنے بزرگوں کے حالات اور ان کے عظیم کارناموں سے واقفیت حاصل کریں۔

حضرت امام محمد بن اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۔ شوال ۱۹۴ ہجری / ۲۱۔ جولائی ۸۱۰ء کو بخارا میں پیدا ہوئے۔ آپ بچپن میں نابینا تھے لیکن والدہ کی دعا کی برکت سے آپ کی بینائی لوٹ آئی۔ حضرت امام بخاری کی والدہ نے جب آپ کی بینائی کی بحالی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو آپ نے خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا آپ نے فرمایا کہ تمہاری کثرت دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لڑکے کی بینائی واپس کر دی۔ اس خواب کی صبح کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے آپ کی آنکھیں بالکل ٹھیک ہو گئیں۔ آپ کے والد اسمٰعیل آپ کے بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے اس لئے آپ کی پرورش آپ کی والدہ نے کی۔

حضرت امام بخاری نے گیارہ سال کی عمر میں یعنی ۲۰۵ ہجری میں حدیث کا علم حاصل کرنا شروع کیا۔ پہلے اپنے شہر کے علماء سے علم حاصل کیا اور پھر ۴ سال بعد مزید علم حاصل کرنے کی غرض سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف ملکوں کا سفر اختیار کیا۔ اس زمانے میں شام، مصر، حجاز، کوفہ، بغداد اور بصرہ میں علمِ حدیث کے بڑے بڑے علماء موجود تھے۔ حضرت امام بخاری نے ان علماء سے حدیث کا علم حاصل کیا۔ جن اساتذہ سے آپ نے علمِ حدیث سیکھا ان کی تعداد خود آپ کے اپنے بیان کے مطابق ایک ہزار اسّی (۱۰۸۰) ہے۔ اور جن لوگوں نے حضرت امام بخاری سے براہِ راست احادیث سُنیں ان کی تعداد نوّے ہزار ہے گویا ہم کہہ سکتے ہیں کہ آپ کی زندگی میں ہی نوّے ہزار عالموں نے آپ کی کتاب بخاری شریف کو اوّل سے آخر تک آپ سے سُنا اور یہ لوگ اگرچہ حضرت امام بخاری کے شاگرد تھے لیکن اُن میں سے ہر ایک اپنے اپنے وطن میں علمِ حدیث کا امام اور سردار مانا جاتا تھا۔ ان باتوں سے حضرت امام بخاری کے علمی درجہ کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی حافظہ کی قوت عطا فرمائی تھی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بچپن کی عمر میں ہی آپ کو ستّر ہزار حدیثیں یاد تھیں۔ جس کتاب پر ایک مرتبہ نظر ڈال لیتے وہ آپ کے حافظہ میں محفوظ ہو جاتی۔

حضرت امام بخاری فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم اپنے استاد حضرت اسحٰق بن راہویہ (جو حدیث کے بہت بڑے امام تھے اور انہیں امیر المومنین فی الحدیث کہا جاتا تھا) کی خدمت میں حاضر تھے انہوں نے فرمایا کہ لوگوں نے بہت سی جھوٹی حدیثیں بنا لی ہیں اور بے خوف و خطر ان کی عام اشاعت کر رہے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ میرے شاگردوں میں سے کوئی نوجوان ہمّت کرے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث کو جمع کر دے۔ امام بخاری فرماتے تھے کہ میرے دل میں اپنے استاد کی یہ بات گھر کر گئی۔ دوسری غیبی تائید اس کتاب کے لکھنے میں یہ ہوئی کہ حضرت امام بخاری نے رؤیا میں دیکھا کہ وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہیں اور ان کے ہاتھ میں ایک پنکھا ہے آپ حضورؐ کو پنکھا کر رہے ہیں۔ جب آپ بیدار ہوئے تو آپ نے علمِ تعبیر کے ماہرین سے اس خواب کی تعبیر پوچھی تو انہوں نے کہا کہ تم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جو جھوٹی حدیثیں منسوب کی گئی ہیں ان کو دفع کرو گے۔

اِس خواب نے آپ کے شوق اور ہمّت کو اور بلند کر دیا اور آپ پورے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جوش و خروش سے اپنی کتاب الجامع الصحیح کی ترتیب و تالیف میں مشغول ہو گئے آپ نے سولہ سال کے عرصہ میں اپنی اس کتاب کو مکمّل فرمایا۔ آپ کا طریق تھا کہ ہر حدیث لکھنے سے پہلے غسل فرماتے اور دو رکعت نماز نفل پڑھ کر خدا تعالیٰ سے دعا کرنے کے بعد اُس حدیث کو لکھتے۔

آپ نے اپنی کتاب الجامع الصحیح میں چار ہزار حدیثیں درج فرمائی ہیں اور یہ تمام حدیثیں چھ لاکھ حدیثوں میں سے چُنی تھیں جو آپ کے نزدیک صحت کے اعلےٰ معیار پر تھی۔ دُنیائے اسلام کے تمام بڑے عالموں نے اُس وقت سے لے کر آج تک اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ قرآن کریم کے بعد یہ سب سے زیادہ صحیح کتاب ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے بھی اس کتاب کی عظمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :-

"ایسی حدیث ہو جو صحیح بخاری کے مخالف ہے تو وہ حدیث قبول کے لائق نہیں ہو گی"

(کشتی نوح صـ۵۶)

جامع صحیح بخاری حضرت امام بخاری کی زندگی میں ہی بہت مقبول ہو گئی تھی اس کتاب کی بے شمار شرحیں اور تفاسیر لکھی گئی ہیں صرف اُردو اور فارسی میں ۵۰ کے قریب اس کی شرحیں اور ترجمے ہو چکے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کے ایک بہت بڑے عالم حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ رضی اللہ عنہ نے بھی اِس کتاب کا اُردو ترجمہ اور شرح لکھی ہے جس کے بارہ[۱۲] پارے اَب تک چھپ چکے ہیں۔

ذیل میں برکت کے طور پر بخاری میں سے ایک حدیث درج کی جاتی ہے بچّوں کو چاہیئے کہ اسے غور سے پڑھیں اور ہمیشہ اس پر عمل کریں۔

حدیث میں آتا ہے ایک مرتبہ ایک مسافر کو راستے میں سخت پیاس لگی۔ راستے میں اُسے ایک کنواں نظر آیا، مسافر کنویں میں اُترا اور پانی پی کر اپنی پیاس بجھائی۔ جب وہ مسافر پانی پی کر کنویں سے باہر آیا تو اس نے دیکھا کہ ایک کُتّا پیاس کی شدّت سے تڑپ رہا تھا۔ اس کی زبان باہر نکلی ہوئی تھی اور پیاس کی شدّت کو کم کرنے کے لئے گیلی مٹّی چاٹ رہا تھا۔ مسافر نے یہ خیال کرتے ہوئے کہ جیسے میں پیاس کی شدّت سے تکلیف میں مبتلا تھا ویسے ہی یہ کُتّا بھی پیاس کی وجہ سے تکلیف میں

(باقی صـ۱۰ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچائی کی فتح

پیارے بھائیو! حجّاج بن یوسف کا نام تو آپ نے سُنا ہی ہوگا۔ یہ ملکِ عراق کا گورنر تھا۔ اس کے ظلم وستم سے لوگ پناہ مانگتے تھے۔ کہتے ہیں ایک دفعہ اس نے ایک شخص کے قتل کا حکم سُنایا۔ اس شخص نے ڈرتے ڈرتے عرض کیا "حضور! مَیں نے ساری زندگی آپ کی خیرخواہی کی ہے اور ایک موقعہ پر تو آپ ہی کی خاطر مَیں نے فلاں شخص سے صرف اِس وجہ سے لڑائی مُول لے لی تھی کہ وہ آپ کی بُرائیاں بیان کر رہا تھا۔ کیا اپنے امیر کے لئے میری یہ عقیدت میری سزا بخشوانے کے لئے کافی نہیں؟"

حجّاج نے اُس شخص سے پوچھا "کیا تمہارے پاس اِس واقعہ کا کوئی ثبوت بھی ہے۔" اُس شخص نے فوراً ایک گواہ کھڑا کر دیا۔

حجّاج نے غصّے سے کہا "اگر یہ واقعہ تیرے سامنے کا ہے تو بتا کہ میرے مخالف کا مُنہ بند کرنے کے لئے تُو نے کیا کیا؟"

گواہ نے بڑی بے باکی سے کہا "اے امیر مجھے نہ اپنی جان کی پرواہ ہے۔ نہ تیرے انتقام کا خوف۔ حقیقت یہ ہے کہ مَیں خود تیرا دشمن ہوں اِس لئے کہ تُو ظالم ہے اور ساری رعایا تجھ سے عاجز ہے اور تُو چاہتا ہے کہ مَیں تیری خیرخواہی کروں حالانکہ اگر میرا بس چلے تو مَیں تجھے قتل کر دوں۔"

کہتے ہیں فتح ہمیشہ سچائی کی ہوتی ہے گواہ کی اِس حق گوئی نے حجّاج بن یوسف کے دل پر اتنا اثر کیا کہ اُس نے سخت غصّہ کے باوجود گردن جُھکا لی اور کہا

"دونوں کو رہا کر دو۔"

(نیک محمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدقسمت اور خوش قسمت

(محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی)

بچو! کہانیاں تو تم روز سُنتے ہو آؤ آج ہم تمہیں ایک سچّی کہانی سُنائیں۔

عرب کے شہر مدینہ کا نام تو تم نے ضرور سُنا ہو گا۔ پہلے اس کا نام یثرب تھا۔ جب ہمارے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مکّے والوں نے تکلیفیں دے دے کر شہر سے نکلنے پر مجبور کر دیا تو ہمارے حضرتؐ مکّہ چھوڑ کر مدینے چلے آئے۔

آپؐ کے یہاں آنے پر اِس شہر کا نام یثرب سے بدل کر مدینہ پڑ گیا اور آج تک اِسی نام سے مشہور ہے۔

ہمارے حضرتؐ نے اس شہر میں آکر سب سے پہلا کام یہ کیا کہ ایک مسجد بنائی تاکہ مسلمان اس میں نماز پڑھا کریں۔ اس سے پہلے اس شہر میں کوئی مسجد نہ تھی۔

اس مسجد کا نام "مسجدِ نبویؐ" ہے جس کے معنے ہیں "نبیؐ کی مسجد"۔ ہمارے حضرتؐ کا مزار بھی اِسی مسجد کے ایک کونے میں ہے۔ جب ہر سال ہزاروں مسلمان ساری دُنیا سے حج کرنے مکّہ شریف جاتے ہیں تو مدینہ بھی ضرور جا کر اس مسجد میں نماز پڑھتے ہیں اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مزار کی زیارت کرتے ہیں۔

آج ہم تمہیں اُس وقت کا ایک قصّہ سُناتے ہیں۔ جب ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اِس شہر میں رہا کرتے تھے۔

مدینہ پہاڑی علاقہ ہے۔ وہاں اَور چیزیں تو بہت ہی کم پیدا ہوتی ہیں مگر کھجور کے درخت بہت زیادہ ہوتے ہیں اور انہی درختوں کی آمدنی پر وہاں کے لوگوں کا گذارہ ہے۔

ہمارے ہاں جو باغ ہوتے ہیں اُن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں تو کئی کئی طرح کے پھلدار درخت لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ کہیں آموں کے درخت ہوتے ہیں، کہیں آمرودوں کے، کہیں جامن کے پیڑ لگے ہوئے ہوتے ہیں تو کہیں شہتوت کے۔ کہیں انار لگے ہوئے ہوتے ہیں تو کہیں ناشپاتیاں۔ کہیں مالٹے کے درخت ہوتے ہیں تو کہیں میٹھے کے۔ کسی درخت میں سنگترے لگے ہوئے ہوتے ہیں تو کسی میں نارنگیاں۔ مگر مدینہ میں صرف کھجوروں کے ہی باغ ہوتے ہیں ان میں کوئی اَور درخت لگا ہوُا نہیں ہوتا۔

ایک دفعہ ایک آدمی نے اپنے کھجوروں کے باغ کے چاروں طرف ایک دیوار بنانی چاہی تاکہ باغ کی اچھی طرح رکھوالی ہوسکے اور لوگ اس کے باغ میں سے کھجوریں توڑ کر نہ لے جایا کریں۔

دیوار بناتے ہوئے اتفاق سے ایک دوسرے آدمی کا کھجور کا درخت بیچ میں آگیا۔ اِس پر باغ والے نے درخت والے سے کہا کہ:۔

"یہ درخت میرے ہاتھ بیچ دو مَیں اسے کاٹ کر اپنی دیوار سیدھی بنا لوں گا۔"

مگر درخت کا مالک درخت بیچنے پر راضی نہ ہوُا اور اُس نے صاف انکار کر دیا۔

جب جھگڑا بڑھا تو معاملہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچا۔ ہمارے حضرتؐ نے درخت کے مالک کو بُلا کر اُس سے کہا کہ:۔

"اگر تم اپنے بھائی پر احسان کرو اور یہ درخت دیوار سیدھی بنانے کے لئے اُس کے ہاتھ بیچ دو تو مَیں وعدہ کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اِس نیکی کے بدلہ میں تمہیں جنّت میں جگہ دے گا اور تمہارے اس ہمدردی کے کام سے بہت خوش ہو گا۔"

مگر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر بھی اس آدمی نے اپنا درخت دینا نہ چاہا اور کہنے لگا کہ:۔

"میرے پاس ایک ہی تو درخت ہے اگر مَیں نے یہ بھی بیچ دیا تو پھر میرے پاس کیا رہے گا۔"

اس طرح وہ شخص بہت معمولی نیکی سے انکار کر کے جنّت میں جانے سے رہ گیا۔ دیکھو بچّو! کیسا بدقسمت اور بدنصیب آدمی تھا!

جب یہ قصّہ مدینہ کے ایک اَور مسلمان نے سُنا تو وہ بھاگا بھاگا درخت کے مالک کے پاس گیا اور اس سے کہنے لگا کہ مدینہ سے باہر تھوڑی دُور پر میرا ایک باغ ہے کھجوروں کے بہت سے درخت اُس میں لگے ہوئے ہیں آؤ ہم تم سودا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرا وہ سارا باغ تم لے لو اور اپنا ایک درخت مجھے دے دو۔

کھجور کے ایک درخت کے بدلے میں پورا ایک باغ ملتے دیکھ کر وہ شخص خوش ہو گیا اور جلدی سے کہنے لگا کہ "مجھے منظور ہے"۔

اِس پر اُس آدمی نے فوراً اپنا پُورا باغ اُسے دے دیا اور اُس سے ایک درخت لے لیا۔

اس کے بعد وہ شخص حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ

"مَیں نے اپنا سارا باغ دے کر اُس شخص سے اس کا درخت لے لیا ہے اگر مَیں یہ درخت دیوار بنانے والے بھائی کو دے دوں تو کیا مجھے بھی جنّت ملے گی؟"

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"ہاں مَیں تمہیں جنّت کی خوشخبری دیتا ہوں اگر تم اپنے بھائی کی ضرورت کو پُورا کرو اور اُس کے ہاتھ یہ درخت بیچ دو"۔

اُس آدمی نے عرض کی کہ "نہیں حضور! مَیں درخت اس کے ہاتھ بیچتا نہیں بلکہ اُسے مُفت دیتا ہوں"۔

یہ کہہ کر اُس نے دیوار بنانے والے کو بُلایا اور کہا کہ

"مَیں نے وہ درخت خرید لیا ہے اور اب وہ مَیں تمہیں مُفت دیتا ہوں تم شوق سے درخت کو کاٹ کر دیوار بنا لو"۔

دیکھو بچّو! یہ آدمی کیسا خوش قسمت تھا جس نے دُنیا میں اپنا باغ دے کر جنّت میں اپنا باغ بنا لیا۔

حضرت ابراہیمؑ اور عقیدۂ توحید

(بقیہ صفحہ ۶)

کی پُوجا کرتے دیکھا آپ نے فرمایا کہ وہ گمراہ تھے۔ حق سے کوسوں دُور تھے، تمہارا ربّ زمین اور آسمان کا بنانے والا ہے مَیں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ تمہارا بھی خالق وہی ہے مگر یہ بُت جو تم نے خود اپنے ہاتھوں سے بنائے ہیں تمہارے ربّ کس طرح ہو سکتے ہیں۔ کچھ تو سوچ اور فکر سے کام لو۔

(باقی اگلے پرچے میں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری دُعا

(کلیم اشرف کلیمی - کراچی)

الٰہی مجھے نیک لڑکا بنا
دکھا مُجھ کو نیکی کا رستہ دکھا

سکھا وہ طریقے کہ اچھا بنوں
خیالات میں اپنے سچّا بنوں

ارادوں میں اک استقامت رہے
مجھے اپنے دیں سے محبّت رہے

الٰہی دعائیں یہ میری قبول
مدد کرنا میری جو ہو کوئی بھُول

تجھی سے ہے معبود میری دعا
بڑھا علم میں مُجھ کو آگے بڑھا

یہ اک آخری اَور احسان کر
وطن پر کلیمی کو قُربان کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنک اکاؤنٹ

(قریشی غلام طاہر شاہد۔ خان پور)

ایک صاحب کسی جگہ ملازمت کرتے تھے۔ ایک دفعہ ان کی تنخواہ میں ترقی ہوئی تو انہیں بچت کرنے کی دُھن سمائی۔ چنانچہ انہوں نے سوچا کہ ہر ماہ اپنی تنخواہ میں سے کچھ رقم بنک میں جمع کراتا رہوں گا۔ کافی غور و خوض کے بعد انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ ابتداء میں ۵۶ روپے بنک میں جمع کرائے جائیں۔ اس فیصلے کے ساتھ ہی انہوں نے بنک کی طرف رُخ کیا۔

بنک پہنچ کر انہوں نے ایک کلرک سے بنک مینجر کے متعلق دریافت کیا جلد ہی بنک کے مینجر سے انہیں ملا دیا گیا۔ مینجر صاحب نے پوچھا "فرمائیے! کیسے تشریف آوری ہوئی؟" ان صاحب نے جواب دیا کہ "میں تنہا کمرے میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔" مینجر صاحب نے کمرے کا دروازہ بند کرا دیا اور انہیں کہا "فرمائیے! میرے لائق کیا خدمت ہے؟" دراصل مینجر صاحب نے یہ سمجھا تھا کہ یہ شخص یا تو کوئی بہت بڑی رقم جمع کرانا چاہتا ہے یا پھر محکمہ سراغ رسانی کا کوئی اعلیٰ افسر ہے۔ اس وجہ سے وہ کچھ متفکر سے بھی نظر آ رہے تھے۔ ان صاحب نے پھر کہا "ہماری آواز باہر تو نہیں جائے گی۔" نہیں، نہیں آپ بےفکر رہیں۔" مینجر نے انتہائی بے صبری سے کہا اور آگے کو جُھک گیا۔ "دراصل بات یہ ہے مینجر صاحب کہ میں ۵۶ روپے بنک میں جمع کرانا چاہتا ہوں۔۔۔" ان صاحب نے غالباً ابھی بات بھی پُوری نہیں کی تھی کہ مینجر صاحب غصّے سے اُچھل پڑے اور تیزی سے اُٹھ کر یہ کہتے ہوئے باہر نکل گئے کہ "فلاں صاحب کے پاس جاؤ۔" اس اچانک تبدیلی پر وہ صاحب بے حد پریشان ہوئے اور گھبراہٹ کے عالم میں متعلقہ کلرک تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہنچے۔ جیسے تیسے کر کے بنک میں ان کا اکاؤنٹ کھل گیا۔ اَب انہوں نے ڈرتے ڈرتے کلرک سے کہا کہ "میں رقم نکلوانے کی ترکیب بھی جاننا چاہتا ہوں"۔ کلرک نے انہیں چیک لکھنے کا طریقہ سمجھایا۔

اب ان صاحب نے سوچا کہ -/۵۶ روپوں میں سے -/۶ روپے نکلوا کر عملی تجربہ بھی کر لیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے چیک لکھا لیکن چونکہ ان پر گھبراہٹ طاری تھی اِس لئے غلطی میں -/۶ روپے کی بجائے -/۵۶ روپے لکھ کر چیک کلرک کو تھما دیا کلرک نے حیرت سے چیک کو پڑھا اور ان صاحب کی طرف دیکھا۔ کلرک کی حیرت دیکھ کر وہ صاحب کانپنے لگے۔ اچانک انہیں کلرک کی آواز سنائی دی "کیا آپ بنک میں حساب نہیں رکھنا چاہتے۔ کیا آپ پوری رقم نکلوانا چاہتے ہیں؟" "ج.. ...ج.... جی ہاں"۔ ان کی زبان سے بمشکل یہ دو الفاظ نکلے۔ تھوڑی دیر بعد ان کے ہاتھ میں -/۵۶ روپے تھما دیئے گئے۔ رقم ملنے کی دیر تھی کہ وہ صاحب بدحواسی کے عالم میں بنک سے دوڑتے ہوئے نکلے اس کے ساتھ ہی بنک کے عملہ کے پُرزور قہقہے ان کے کانوں میں گونجے اور ان کی رفتار اور بھی تیز ہو گئی۔ وہ دن اور آج کا دن ان صاحب نے کبھی بھی بنک کا رُخ نہیں کیا بلکہ بنک کی عمارت دیکھ کر ہی وہ خوفزدہ ہو جاتے ہیں اور ہاں اَب جو رقم ان کے پاس بچ جاتی ہے وہ اسے اپنی جرابوں میں سنبھال کر رکھتے ہیں۔

(آزاد انگریزی ترجمہ)

لطیفہ

ایک کسان کے گھر چوری ہو گئی صُبح پولیس آئی۔ تھانیدار بولا جب چوری ہوئی کیا وقت تھا۔

کسان :- جی حضور بڑا مشکل وقت تھا۔

تھانیدار :- (غصّے سے) بیوقوف مَیں پوچھ رہا ہوں اُس وقت کتنے بجے تھے۔

کسان :- (جلدی سے) میرے سر میں دو ڈنڈے اور میری بیوی کے سر میں تین ڈنڈے بجے تھے۔

ملک وسیم احمد ساجد

پیرو چک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک عجیب و غریب خط

عزیز بچّو! پاکستان ہندوستان کی تقسیم سے پہلے جب انگریز یہاں حکمران تھے اس زمانے میں ہندوستان میں پہلی دفعہ ریل گاڑی چلی۔ اس زمانے میں تعلیم یافتہ لوگوں کی بہت کمی تھی، چنانچہ حکومت کم تعلیم یافتہ لوگوں کو بھی ریل کے محکمہ میں گارڈ کے طور پر ملازم رکھ لیتی تھی۔

اس زمانے میں گاڑی میں بجلی وغیرہ کا انتظام نہیں ہوتا تھا اور نہ ہی ریل کے انجن کے آگے آجکل کی طرح بڑی لائٹ ہوتی تھی۔ ان دنوں رات کے وقت ریل کے انجن کے آگے ایک بہت بڑی مشعل جلائی جاتی تھی۔ اور حکومت کی طرف سے یہ حکم تھا کہ یہ مشعل رات کو ہرگز نہ بجھنے پائے ڈرائیور کے علاوہ گارڈ بھی اس کا خاص طور پر ذمہ دار ہوتا تھا۔ ایک دفعہ رات کے وقت سخت آندھی چل رہی تھی اسلئے جب گاڑی لاہور چھاؤنی کے اسٹیشن کے قریب پہنچی تو آندھی کی شدّت کے باعث انجن کا لمپ بجھ گیا۔ ریلوے کے ایک افسر نے مسافروں کی سلامتی کے پیشِ نظر اس جُرم کی سزا کے طور پر گارڈ کو جس کا نام نہال چند عرف نہالا تھا دو روپے جُرمانہ کر دیا۔ اس زمانے میں گارڈ کی تنخواہ صرف چھ روپے ماہوار ہوتی تھی۔ مہینے کے آخر پر جب نہال چند کو تنخواہ ملی تو اسے سخت غصّہ آیا کہ اس کی تنخواہ میں سے خواہ مخواہ دو روپے کاٹ لئے گئے ہیں اس نے جُرمانہ کی معافی کے لئے انگریزی زبان میں اپیل لکھی اور اسے ریلوے کے سب سے بڑے افسر جنرل مینجر (جو اس زمانے میں انگریز ہؤا کرتا تھا) کے نام بھیج دی۔

نہال چند گارڈ معمولی پڑھا لکھا تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُسے انگریزی اچھی طرح نہیں آتی تھی بہرحال اس نے جنرل مینجر کو مخاطب کر کے لکھا:۔

Sir

The Lamp is lughing by the Lawa. what do the Nihala Guard. Two rupees killed of me, what want of sarkar.

جنرل مینجر بڑا عالم تھا اور یورپ کی بہت سی زبانیں یعنی انگریزی کے علاوہ فرنچ۔ جرمن۔ اٹالین۔ پرتگالی زبانیں بھی جانتا تھا اسے نہالے گارڈ کی لکھی ہوئی اپیل کی سمجھ نہ آئی۔ اس نے شام کو شہر بھر کے بڑے بڑے یورپین عالموں کو اکٹھا کیا اور ان کے سامنے نہالے کا خط رکھا کہ اس عبارت کو حل کریں۔ سب نے پُورا زور لگایا مگر کسی کو یہ عجیب و غریب خط سمجھ نہ آیا

۱۸۵۷ء کی ہندوستان کی جنگِ جسے انگریز غدر کہتے تھے کو ختم ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہُوا تھا اور اس زمانے میں ہندوستان کے باشندے ریل گاڑی کو بہت شک و شبہ کی نظر سے دیکھتے تھے اِس لئے جنرل مینجر کو اَور بھی فکر ہُوا کہ نہ معلوم یہ کسی دوست کا خط ہے یا کسی دشمن کی دھمکی۔ ہو سکتا ہے اس خط میں ریلوے کے خلاف کسی سازش کی اطلاع ہو یا اس کے نظام کو بہتر بنانے کو کوئی تجویز۔ اِس لئے وہ مختلف زبانوں کی ڈکشنریوں کی مدد سے اس خط کو پڑھنے، اس گتھی کو سُلجھانے میں مصروف رہتا اور دوسرے دفتری کاموں کی طرف اس کی توجہ بہت کم ہو گئی۔

ایک دن جنرل مینجر کے ایک ہندوستانی کلرک نے جُرأت کر کے پُوچھا "حضور اتنے دنوں سے کس کاغذ پر غور و فکر کر رہے ہیں کہ دفتر کا تمام کاروبار درہم برہم ہو گیا ہے اور ڈاک رُکی پڑی ہے"

مینجر صاحب بولے:۔ "بابو تُم کیا جانتا ہے یہ کیسا غیرملکی زبان کا خط ہے ہمارا پڑھنے کا کوشش کر رہا ہے"

کلرک نے کہا مہربانی کر کے ذرا خط مجھے بھی دکھائیے۔ انہوں نے خط پر ایک نظر ڈالی اور اس کا مطلب سمجھ کر زور سے قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔ جنرل مینجر صاحب دوڑے دوڑے آئے اور پوچھا کیا سمجھے ہو۔ کلرک نے بڑی مشکل سے ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا:۔

جناب یہ ایک نہال چند نامی گارڈ کی اپیل ہے جس میں اس نے لکھا ہے:۔

(باقی صـ۲۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرا شہر

یُوں تو پاکستان کا ہر شہر اپنی مثال آپ ہے لیکن میرپور خاص کا شہر بھی اپنا ایک منفرد مقام رکھتا ہے۔ دراصل اِس کا نام میرپور اِس لئے پڑا کہ سندھ پر میروں کی حکومت رہی اور یہ ان کا ایک خاص مقام رہا ہے۔ میرپور خاص بھی دو ہیں ایک پُرانا میرپور خاص اور ایک نیا۔ نیا میرپور پاکستان بننے کے بعد بنا ہے مگر اس کی ترقی اِس بات کی شہادت ہے کہ نہ جانے اِسے بسے ہوئے کتنے سال گزر گئے ہوں مگر حقیقت یہ ہے کہ اسے آباد ہوئے ابھی ۲۴ سال بھی نہیں ہوئے۔ میرپور خاص کی ایک سمت راجستھان کا بارڈر ہے اور دوسری طرف سانگھڑ۔ اور پھر اِسی طرح اَور بھی اطراف سندھ کے مشہور شہر آتے ہیں۔

موجودہ جنگ میں بھی دشمن نے بڑی کوشش کی کہ میرپور خاص کو فتح کر لیا جائے مگر اُن کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا۔ یہ حقیقت ہے کہ دشمن نے ہمارے ضلع کی دو تین تحصیلیں قبضہ میں کر لی ہیں۔ مگر یہ قبضہ بالکل عارضی ہے۔

میرپور خاص سے تھوڑے فاصلہ پر بارڈر کی طرف عمرکوٹ کا قدیم شہر آتا ہے جہاں مُغل بادشاہ نے جنم لیا وہ شہر عمرکوٹ ہے۔ تھَر کے تمام شہروں سے یہ بڑا شہر ہے اکبر کی جائے پیدائش بھی اسی شہر کے نزدیک ہے۔

اب ہم میرپور خاص کی وہ تمام چیزیں دیکھیں گے جو قابلِ دید ہیں۔ پہلی چیز جو دیکھنے کے لائق ہے وہ گورنمنٹ ریسرچ فروٹ فارم ہے جس کے آم تقریباً اندرونِ ملک کے علاوہ بیرونِ ملک بھی بھیجے جاتے ہیں۔ یہ کافی لمبا چوڑا باغ ہے اِس میں قسم قسم کے آموں کے پیڑ اور کئی دوسرے پیڑ ہیں چیکو پھَل بھی کافی مشہور ہے اور اِس باغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں چیکو کی بھی کمی نہیں۔ بڑے عمدہ طریقے سے اسے بنایا گیا ہے۔ دوسرے شہروں سے پکنک کی خاطر پارٹیاں آتی ہیں اور پکنک مناتی ہیں۔ گورنمنٹ ریسرچ فروٹ فارم دیکھنے کی چیز ہے۔ اس کے علاوہ انسپیکشن بنگلہ بھی اب جدید طرز پر حکومتِ سندھ نے بنایا ہے۔ تمام اعلیٰ سرکاری آفیسرز اسی بنگلے میں اپنا قیام کرتے ہیں۔ اسے میرپور خاص حیدرآباد روڈ پر بنایا گیا ہے۔ بڑا عمدہ اور خوبصورت ہے۔ اِس سے پہلے ایک پُرانا انسپکشن بنگلہ تھا اب وہ استعمال نہیں کرتے۔

آیئے اَب ہم شہر کے بہترین گراؤنڈ کا نظارہ کریں۔ جسے تمام شہری گاما سٹیڈیم کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ بھی حیدرآباد روڈ پر بنایا گیا ہے۔ یہ گاما پہلوان کی یاد تازہ کرتا ہے۔ بڑا وسیع میدان ہے۔ تمام دوسرے شہروں کی ٹیمیں اسی گراؤنڈ میں اپنے فن کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ شہریوں کے دیکھنے کے لئے بڑا عمدہ قسم کا نمونہ اختیار کیا گیا ہے اور اس طریقے سے بنایا گیا ہے کہ تمام گراؤنڈ کا نظارہ ایک جگہ پر بیٹھے بیٹھے کیا جا سکتا ہے۔ تو یہ تھا مختصر قصہ گاما سٹیڈیم کا۔ اب ہمیں اُس جگہ کو دیکھنا ہے جس کی ہمارے شہر کو سخت ضرورت تھی تو وہ ہے پریس کلب۔ تھوڑا عرصہ ہُوا ہے کہ جناب ممتاز علی بھٹو گورنر سندھ کی اجازت سے پریس کلب میرپور خاص کا افتتاح کیا گیا۔ پریس کلب کے ہونے سے ہمارے شہر کی تمام باتیں اور تمام مسئلے عوام کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ پریس کلب بھی گاما سٹیڈیم کے ساتھ مشرق کی جانب ہے۔ بہت چھوٹا مگر خوبصورت پریس کلب ہے۔

آیئے اَب آپ کو یہاں کی لائبریری میں لے چلیں۔ لائبریری جو صوبہ سندھ کی خوبصورت ترین لائبریری ہے۔ اس کے چاروں اطراف سبزہ زار اور بجلی کی روشنی اس کی شان کو اَور بھی دوبالا کرتی ہے۔ لائبریری کی عمارت بڑی خوبصورت اور ماڈرن نمونہ کی ہے۔ اس میں تمام لٹریچر۔ اخبارات۔ رسائل اور تمام کتابیں رکھی گئی ہیں جس سے شہری استفادہ کرتے ہیں۔ اس لائبریری کا نام "ڈسٹرکٹ کلچرل لائبریری" ہے۔ رات کے وقت اس کی عمارت اور تمام چیزیں اِس بات کی نشان دہی کرتی ہیں کہ واقعی اِس سے خوبصورت لائبریری سندھ میں کہیں نہیں بنی ہو گی۔ اس کے شمالی حصّے کی طرف ڈپٹی کمشنر صاحب کا آفس ہے۔ یہ آفس کافی پُرانا ہے اور یہ کچہری روڈ پر واقع ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب کے آفس کے چاروں اطراف

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کافی محنت سے ہریالی کی گئی ہے۔

آبادی کے لحاظ سے اس شہر کی آبادی کوئی دو اڑھائی لاکھ کے لگ بھگ ہو گی۔ زیادہ تر غریب طبقہ آباد ہے۔ مہاجر ہندوستان سے ہجرت کرنے کے بعد یہاں پہنچے اور پھر گورنمنٹ آف پاکستان نے انہیں اس جگہ اور اسی طرح اَور کئی دوسری جگہوں پر آباد کیا گیا۔ شہر کے مشہور محلے ڈھولن آباد، غریب آباد، مہاجر کالونی اور سیٹیلائٹ ٹاؤن ہیں۔ اور اسی طرح اَور بھی کئی محلے اور کئی مہاجر کالونیاں آباد ہیں۔ نچلے طبقہ کے تمام افراد شہر کے ہر حصّے میں پائے جاتے ہیں۔ سیٹیلائٹ ٹاؤن بہت پیارا اور گورنمنٹ سکیم کے تحت بنایا گیا ہے۔ اسے گورنمنٹ نے بڑے عمدہ طریقے اور پلان کے تحت آباد کیا ہے۔

تعلیمی معیار بڑا اچھا ہے۔ میرپور خاص میں تین کالج ہیں۔ شاہ عبداللطیف گورنمنٹ ڈگری سائنس کالج ہے۔ یہاں پر تمام ضلع کے لڑکے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ بڑا اچھا رزلٹ رہتا ہے۔ اِسی طرح دوسرا کالج ماڈل آرٹس اینڈ کامرس کالج ہے۔ اسے ایک سوسائٹی کے تحت چلایا جا رہا ہے۔ اس سوسائٹی کو تھرپارکر ڈویلپمنٹ ایسوسی ایشن کہتے ہیں اس ایسوسی ایشن کے زیرِ انتظام کئی اَور فنی ادارے چلتے ہیں جو غریبوں کے لئے ایک عمدہ حیثیت رکھتے ہیں۔ اور تیسرا انسٹی ٹیوٹ ہے جسے گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ کہتے ہیں یہاں لڑکوں کو ٹائپ سکھائی جاتی ہے۔ اِسی طرح کئی ہائی سکول ہیں۔ گورنمنٹ ہائی سکول۔ ماڈل ہائی سکول۔ میونسپل ہائی سکول کی بجائے اَب کمپری ہینسو (COMPRIHENSIVE) ہائی سکول ہے۔ اس سکول میں تمام فنّی طریقے طلباء کو سکھائے جاتے ہیں۔ اِسی طرح لڑکیوں کا ایک کالج تھرپارکر ڈویلپمنٹ ایسوسی ایشن کی نگرانی میں جاری ہے اور کئی گرلز ہائی سکول ہیں۔ اپوا سکول بھی بچّوں کی صحیح تربیت کرتا ہے۔ اسے بنے ہوئے کئی سال گزر گئے ہیں۔ ہسپتال بھی واقع ہے۔ ضلع کا مرکز اور سب سے بڑا شہر ہے۔ اگر اسے مسجدوں کا شہر کہا جائے تو بجا ہو گا۔ جامع مسجد اور مدینہ مسجد قابلِ دید ہیں اور اِسی طرح اَور بھی کئی مساجد بنائی گئی ہیں۔ میرپور خاص کی انتہائی شمالی سمت "کاہو جو درڑو" کے نام سے ایک کئی سو سالہ پُرانا شہر تباہ ہُوا ہے۔ اس کی تباہی کے بارہ میں کئی قیاس آرائیاں کی جاتی ہیں۔ تاریخ میں تو اس ڈرے کا نام ضرور موجود ہے لیکن سوائے کھنڈرات کے اَور کوئی دوسری چیز نہیں مل سکتی۔ میرپور خاص کی مشرقی سمت شہر سے کوئی چار میل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے فاصلہ پر میرپور خاص شوگر ملز لمیٹڈ بنائی گئی ہے۔ یہ کافی بڑی شوگر مل ہے۔ اس شہر کی تمام سڑکیں کشادہ اور گلیاں چوڑی ہیں۔ احمدیہ مسجد ابھی تک نہیں بنائی گئی البتہ اس کے لئے ڈھولن آباد میں زمین بھی خریدی جا چکی ہے۔ اور عارضی طریقے سے نماز اسی جگہ پڑھائی جاتی ہے۔

الغرض یہ شہر سرحد کا مرکز ہے۔ تمام بارڈر کے آدمی اسی شہر سے منسلک ہیں بڑی ریلوے لائن بنائی گئی ہے تاکہ آمد و رفت میں سہولت ہو سکے۔ امیر صاحب حیدرآباد ڈویژن بھی اسی شہر میں رہتے ہیں۔ تمام چھوٹے چھوٹے شہروں کو لوپ لائن کے ذریعہ ملا دیا گیا ہے تاکہ سلسلہ برقرار رہے۔ یہ راجستھان کا سب سے عمدہ اور بڑا شہر ہے۔ اسے تریارکر کا دل کہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ احمدی شہر کے ہر طرف واقع ہیں۔

ادبی تحفہ

"بچوں کا دیس"

ارسال کروں گا۔ پتہ یہ ہے:

کلیم اشرف کلیمی

مصنف "بچوں کا دیس" فیڈرل "B" ایریا

کراچی ۳۸ +

دوستی کی خواہش

میرا نام کلیم اشرف کلیمی ہے۔ میں بچوں کے تقریباً تمام رسائل و اخبارات میں کہانیاں، نظمیں اور مضامین لکھا کرتا ہوں۔ میری چیزیں سب بچے بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ میرے بہت سارے قلمی دوست ہیں لیکن تشحیذالاذہان میں لکھنے والے اور پڑھنے والے بچوں میں سے میرا کوئی دوست نہیں ہے۔ میں ان بچوں سے قلمی دوستی کرنا چاہتا ہوں جو تشحیذ پابندی سے پڑھتے ہیں۔ میں ادیب بھائیوں سے دوستی کا خواہشمند ہوں۔ میرے مشغلے بھی سن لیجئے۔ میں بچوں کے مشاعرے اور تقریری مقابلے کراتا ہوں۔ اچھی اچھی کتابیں پڑھنے کا شوقین ہوں۔ کراچی کی کئی ادبی، علمی اور طلباء کی انجمنوں کا نگران ہوں۔ بہت جلد میں اپنے دوستوں کے تعارف کی کتاب شائع کر رہا ہوں جو بچے مجھ سے قلمی دوستی کرنا چاہیں اور میری کتاب میں اپنا تعارف چھپوانا چاہیں تو مجھے جلد سے جلد خط لکھیں جس کا خط تصویر کے ساتھ ملے گا سب سے پہلے اس کو ایک خوبصورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطفال الاحمدیہ کی خبریں!

محلہ دارالصدر غربی ربوہ میں ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ کی آمد

۲۶۔ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش کا دن محلہ دارالصدر غربی ربوہ کے اطفال کے لئے ایک خاص اہمیّت کا حامل ہے کیونکہ اس روز ہمارے محلہ کی ٹوٹی پھوٹی سڑکوں اور کلر اور مٹی کے باعث شوریدہ زمین نے ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قدم بوسی کا شرف حاصل کیا۔ اس دن حضور پُرنور نے مغرب کی نماز مسجد القمر میں ادا فرمائی آپ کی اقتداء میں انصار اور خدّام کے علاوہ محلہ کے بہت سے اطفال نے نماز مغرب ادا کی۔ اور یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اطفال کی تعداد خدام اور انصار سے بہت زیادہ تھی۔ نماز کے بعد حضور اقدس نے فرمایا "مَیں صرف بچّوں سے مصافحہ کروں گا۔" چنانچہ اس موقع پر موجود تمام اطفال نے حضور انور سے مصافحہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ مسجد میں انتہائی چھوٹے بچّے بھی آئے ہوئے تھے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مٹی اور گرد سے اَٹے ہوئے۔ بچّوں سے بھی مصافحہ فرمایا۔ حضور اقدس کا چہرہ مبارک اس وقت خوشی اور مسرّت سے مہک رہا تھا اور چھوٹے چھوٹے بچّے حضور انور سے مصافحہ کرنے کے لئے اپنے ننھّے ننھّے ہاتھ بڑھا رہے تھے۔

یہ محلہ دارالصدر غربی کے اطفال کی انتہائی خوش قسمتی ہے کہ ہمارے پیارے آقا نے اُن سب کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت وجود تادیر جماعت کے سَروں پر سلامت رکھے تا ہم حضور پُرنور کی ان مبارک محفلوں اور آپ کے بابرکت ارشادات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوتے رہیں۔ آمین یارب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

العالمین۔

سید تنویر احمد شاہ
بلاک لیڈر مجلس اطفال الاحمدیہ صدر بلاک ربوہ

رپورٹ ماہانہ اجلاس مجلس اطفال الاحمدیہ حیدر آباد۔ سندھ

جمعہ ۱۰ مارچ ۱۹۷۲ء کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ لطیف آباد حیدر آباد سندھ میں مجلس اطفال الاحمدیہ حیدر آباد کا ماہانہ اجلاس مکرم جناب چوہدری عبدالغفور صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں قائد صاحب کے علاوہ ۷۶ اطفال شریک تھے۔

اجلاس کی کارروائی نمازِ جمعہ کے بعد ایک طفل عزیز عبدالاحد کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد ناظم صاحب اطفال الاحمدیہ مبشر احمد گوندل نے سب بچوں اور زعماء کے ہمراہ کھڑے ہو کر عہد دُہرایا۔ عہد دُہرانے کے بعد ایک طفل عزیز حسان بن سعد نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ نظم کے بعد ایک اور طفل عزیز اطہر احمد نے بڑی روانی اور بلند آواز سے یوم مسیح موعودؑ ۲۲ مارچ کے موضوع پر ایمان افروز تقریر کی۔ اسکے بعد ایک اور طفل عزیز سلمان بن سعد نے حضرت عمرؓ اور ان کے مہمان رجاء بن حیوٰۃ کے واقعہ کو تقریر کے رنگ میں پیش کیا جس سے اطفال کو یہ سبق دینا مقصود تھا کہ ہمیں اپنے مہمان کی کھُلے دل اور پورے خلوص کے ساتھ مہمان نوازی کرنی چاہیئے۔

بعد ازاں مبشر احمد صاحب گوندل ناظم اطفال نے خطاب فرمایا۔ تمام بچوں نے خطاب مکمل توجہ اور دلچسپی سے سُنا۔ ناظم اطفال صاحب نے خطاب شروع فرماتے ہوئے کہا کہ آج بہت خوشی کا دن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل و کرم سے اطفال الاحمدیہ کا ماہانہ اجلاس منعقد کرنے کا موقع فراہم کیا۔ شکر الحمدللہ۔ اور ماشاءاللہ حاضری بھی کافی ہو گئی ہے۔ یہ امر بھی خوشی کا موجب ہے کہ بچے بڑے شوق اور ولولہ سے اس اجلاس میں شریک ہوئے ہیں۔ اگر آپ اسی طرح اپنے معصوم دلوں میں اللہ اور دینِ اسلام و احمدیت کی سچی محبت لئے اطفال الاحمدیہ کی تنظیم کو کامیاب بنانے کے لئے ہم سے سچے دِل سے تعاون کرتے رہے تو وہ دن دُور نہیں جس دن آپ کی عزّت و شہرت دنیا کے کونہ کونہ میں پھیل جائے گی۔ پیارے بچو! اِس دنیا کی ترقی کا دارومدار آپ کی محنت پر ہی ہے۔

میں اِس وقت آپ سے صرف اتنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہوں گا کہ آپ ہمیشہ سچ بولیں اور جھوٹ سے مکمل پرہیز کریں کیونکہ جھوٹ ایک ایسی لعنت ہے کہ تمام برائیوں کا سہرا جھوٹ ہی کے سر ہے اسی لئے کہتے ہیں کہ جھوٹ سب برائیوں کی جڑ ہے۔ ابھی کچھ ہی دیر پہلے آپ نے عہد دہراتے وقت وعدہ کیا تھا نا کہ ہمیشہ سچ بولوں گا۔ تو پیارے بچو! آپ اپنی اس بات کو ہر وقت پورا کر دکھانے کی کوشش کرتے رہا کریں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ سب کو نیک، صالح اور دیندار بننے اور والدین کی خدمت کرنے نیز تمام برائیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پھر سب بچوں نے یہ وعدہ بھی کیا کہ وہ آپ کی بتائی ہوئی نصیحتوں پر انشاء اللہ سچے دل سے عمل پیرا ہوں گے۔

ناظم صاحب اطفال کے بعد قائد مجلس خدام الاحمدیہ محترم چوہدری عبدالغفور صاحب نے ایک نہایت ہی پُراثر خطاب فرمایا ان کا یہ خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ خطبہ کی روشنی میں تھا۔ آپ نے خطاب شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان جب ہوش سنبھالتا ہے اور اس کے دماغ میں تھوڑی بہت عقل و شعور کے نام کی کوئی چیز جنم لیتی ہے اسی وقت سے اسے چار باتوں کو سچے دل سے اپنانا چاہیئے اور ان پر مکمل توجہ کر کے عمل کرنا چاہیئے اور گویا ان چار باتوں کو اپنا نصب العین بنا لینا چاہیئے۔ (۱) جسمانی قوت (۲) دماغی قوت (۳) اخلاقی قوت اور (۴) روحانی قوت۔

اس طرح پھر انہوں نے ان چاروں باتوں کو کافی تفصیل سے نصیحت کے رنگ میں بتایا۔ بچوں نے چوہدری صاحب کی تقریر کو پوری توجہ سے سنا۔ پھر بچوں نے محترم چوہدری صاحب سے یہ وعدہ بھی کیا کہ ان کی آئندہ سے یہی کوشش ہو گی کہ وہ زیادہ سے زیادہ ان چاروں باتوں پر سچے دل سے عمل کرنے کی سعی کریں۔ خطاب کے بعد مکرم قائد صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔ دعا کے بعد بچوں میں ٹافیاں تقسیم کی گئیں۔

(مرزا مظفر احمد کریم سیکرٹری مجلس اطفال الاحمدیہ حیدرآباد)

مجلس اطفال الاحمدیہ خان پور کی کارکردگی

یکم نومبر ۱۹۷۱ء کو مجلس کا نیا سال شروع ہوا تھا اور نئے سال کے پہلے دن ہی خدام و اطفال کا ایک مشترکہ اجلاس کیا گیا اس اجلاس کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ یہ سابقہ قیادت کے اعزاز میں ایک الوداعی پارٹی بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھی۔ اطفال نے پورے جوش و خروش کے ساتھ اپنے سابقہ قائد کو الوداع کہا۔ خصوصاً تین بچوں نے پہلی بار اسٹیج پر آنے کے باوجود بڑی خوبصورتی سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان کے نام یہ ہیں: قریشی غلام طاہر شاہد۔ ملک معین الدین۔ محمد ابراہیم۔

کھانے کے دوران بھی اطفال نے آداب مجلس کا پورا پورا لحاظ رکھا۔

اب تک اطفال کے اجلاس ماہ بماہ ہو رہے ہیں لیکن اطفال کی تعداد کی کمی کی بناء پر ہمارے یہ اجلاس خدام کے ساتھ مشترکہ ہوتے ہیں جن میں اطفال بھی برابر کا حصہ لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ۲۰۔ فروری ۱۹۷۲ء کو یوم مصلح موعودؓ کے جلسہ میں بھی اطفال نے خدام سے بھرپور تعاون کیا۔

خان پور کی مجلس اطفال الاحمدیہ جو ۱۳ ننھے مُنّے شگوفوں پر مشتمل ہے۔ ایک لحاظ سے ابھی نوزائیدہ ہے کیونکہ کافی لمبے عرصہ سے اطفال کا کبھی بھی کوئی اجلاس نہیں ہوا تھا۔ غالباً عرصہ پانچ سال کے بعد اس تنظیم کو از سرِ نَو تیار کیا جا رہا ہے۔ بحیثیت مجموعی اطفال کے چندوں کی رفتار اطمینان بخش ہے۔ خانپور جیسی چھوٹی جماعت میں نماز باجماعت کا تو کوئی انتظام نہیں البتہ نماز جمعہ کا انتظام ہوتا ہے۔ نماز جمعہ اور اجلاسوں میں اطفال کی اوسط حاضری $\frac{10}{13}$ ہے۔ سیکرٹری اطفال ملک تنویر احمد ایک ہونہار بچے ہیں اور محنت سے کام کر رہے ہیں۔

(جاوید اختر ناظم اطفال خانپور)

مجلس اطفال الاحمدیہ ڈیرہ غازی خان روڈ میدانِ عمل میں

۱۔ سہ ماہی ٹورنامنٹ

اطفال کا یہ ٹورنامنٹ بتاریخ ۱۶۔ جنوری بروز اتوار صبح ساڑھے نو بجے بمقام احمدیہ مسجد مبارک میں منعقد کیا گیا سب سے پہلے اس کے افتتاح میں برادرم خالد یٰسین نے تلاوت قرآن پاک کی۔ بعد ازاں خاکسار کی اقتداء میں اطفال نے تین بار عہد دُہرایا۔ اس کے بعد برادرم اظہر ممتاز نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ اس کے بعد برادرم مدثر احمد نے اطاعتِ والدین کے موضوع پر تقریر کی۔ انہوں نے کہا جنّت ماں کے قدموں تلے ہے۔ اگر تم اس جنّت کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ والدین کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے۔ بعد ازاں ناظم صاحب اطفال نے اطفال سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے ان پروگراموں سے ہمیں بہت فائدے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپس میں محبّت و پیار کا جذبہ اُبھرنے لگتا ہے اور واقفیت بڑھتی ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ بچے جو ہمارے پروگراموں میں شریک ہوتے ہیں۔ مَیں آپ سے پُرزور اپیل کرتا ہوں کہ آپ اپنے ہر پروگرام میں شامل ہوں اور آپ کے جو بھائی یہاں نہیں آتے انہیں بھی لانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اِس امر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اس کے بعد ناظم صاحب اطفال نے ٹورنامنٹ کا پروگرام پیش کیا۔ بعد ازاں دعا ہوئی اور پھر اطفال میدانِ عمل میں پہنچ گئے۔ یہاں اطفال کے ورزشی مقابلے ہوئے جن میں اطفال نے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔

اِن ورزشی مقابلوں کے بعد اطفال دوبارہ مقامِ ٹورنامنٹ آگئے یہاں اطفال نے مُنہ ہاتھ دھونے کے بعد مختلف علمی مقابلوں میں حصّہ لیا۔ علمی مقابلوں کے بعد

۲۔ کلوا جمیعًا

اطفال کا اجلاسِ عام تھا۔ اجلاسِ عام کے بعد نماز ظہر کا وقت ہو چکا تھا نماز ادا کرنے کے بعد کلوا جمیعا کا پروگرام تھا جس میں مکرم منظور احمد صاحب شاد ناظم اطفال ضلع کراچی، مبشر احمد صاحب باجوہ قائد مجلس مقامی اور دو منتظمینِ اطفال اور محمد صدیق صاحب ناظم تربیت نے بھی شرکت کی۔ اس میں اطفال نے کھانا کھایا کھانے کے بعد اطفال میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

اس کے بعد ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب ہوئی سب سے پہلے خالد یٰسین نے قرآن کریم کی تلاوت کی بعد ازاں برادرم مدثر احمد نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔

اس کے بعد ناظم صاحب اطفال ضلع کراچی نے اطفال سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ ہم نے اتنے سارے بچّوں کو چھوڑ کر آپ کو یہاں بُلایا ہے۔ ہم نے دوسرے بچّوں کو یہاں کیوں نہیں بُلایا۔ یہ وجہ اپنے اندر ایک عظیم الشان رشتہ رکھتی ہے ہاں یہ ایک مقدّس اور مبارک رشتہ ہے جو ہمیں آپس میں بھائی بھائی بناتا ہے اور وہ رشتہ ہے احمدیت کا سب ہم آپس میں بھائی بھائی ہیں ہمیں آپس میں کوئی رنجش اور کسی قسم کا اختلاف نہیں ہے۔

اس کے بعد قائد صاحب مجلس نے اطفال سے خطاب فرماتے ہوئے اطفال کو نمازوں کی طرف توجہ دلائی خصوصاً نماز باجماعت ادا کرنے کی تلقین کی۔ آپ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے بار بار اس کی تاکید فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہی لوگوں سے خوش ہوتا ہے جو اس کے احکام کی پابندی کرتے ہیں۔ آپ تمام نمازوں کو وقتِ مقررہ پر ادا کریں۔

اس کے بعد ناظم صاحب اطفال ضلع کراچی نے دعا کروا کر ٹورنامنٹ کا اختتام کیا۔

مختلف مقابلہ جات اور ان کے نتائج :-

تلاوت :- اوّل خالد یٰسین

دوم ماجد محمود

نظم :- اوّل سیّد منیر احمد

دوم بدر احمد

دوڑ :- معیار صغیر اوّل منور احمد مبشر

دوم سیّد منور احمد

تین ٹانگ کی دوڑ اوّل { سیّد منور احمد / مبشر احمد ماجد

دوم { رانا منیر احمد / منور احمد کھوکھر

لمبی چھلانگ :- اوّل منور احمد مبشر

دوم سیّد منور احمد

دوڑ :- معیار کبیر اوّل شفیق احمد

دوم عبدالحفیظ

تین ٹانگ کی دوڑ اوّل { منور احمد منیر / سلیم احمد

دوم عبدالحفیظ۔ محمد نواز

لمبی چھلانگ :- اوّل سلیم احمد

دوم منور احمد منیر

۳ - اجلاسِ عام

اطفال کا یہ اجلاسِ عام بتاریخ ۱۶ جنوری بروز اتوار بمقام احمدیہ مسجد مبارک میں منعقد کیا گیا۔

حسبِ دستور اجلاس کا آغاز تلاوت قرآنِ پاک سے ہوا جو کہ برادرم منور احمد مبشر نے کی۔ بعد ازاں نظم ماجد محمود نے پڑھی۔ اس کے بعد برادرم سید منیر احمد نے تقریر کی انہوں نے کہا ہمارا خدا زبردست حکمتوں والا ہے۔ اسی نے ہمیں پیدا کیا ہے اور وہی ہماری جان و مال کا مالک ہے۔

اِس کے بعد محترم محمود عبداللہ خاں صاحب مربّی اطفال نے اطفال سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی نمازوں میں جو سُستیاں ہیں وہ ترک کر دیں۔ آپ باقاعدگی کے ساتھ پانچوں نمازیں ادا کیا کریں اور آپ جو بعض اوقات ریڈیو کے گانے گنگناتے ہیں اُن کی بجائے آپ درِّ ثمین اور کلامِ محمود وغیرہ سے نظمیں یاد کریں اور انہیں گنگنایا کریں۔

بعد ازاں منتظم صاحب اطفال حلقہ دارالذکر نے اطفال کو نصائح کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوئے فرمایا کہ آپ اپنے تمام پروگراموں شوق سے حصّہ لیا کریں۔ یہ تمام پروگرام آپ کی تربیت کے لئے کئے جاتے ہیں۔

اس کے بعد محترم ناظم صاحب اطفال نے اطفال سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا مجھے بے حد خوشی ہے کہ آپ تمام نے ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ آپ کے ہی تعاون کی ہمیں ضرورت ہے۔ آپ کے سامنے ابھی مربّی صاحب اور منتظم اطفال صاحب نے جو تقریریں کی ہیں اُن سے فائدہ اسی صورت میں اُٹھایا جا سکتا ہے کہ آپ اُن باتوں پر عمل کریں۔

اس کے بعد مربّی صاحب اطفال نے دعا کروا کر اجلاس کا اختتام کیا۔ اس اجلاس میں ۳۰ اطفال نے شرکت کی اور ایک گھنٹہ صرف ہوا۔

۴۔ تربیتی کلاسز

مجلس ڈرگ روڈ نے اطفال کی تربیت کے لئے اپنے حلقہ جات میں تربیتی کلاسز قائم کی ہیں جس کا مقصد سادہ و باترجمہ قرآن پاک اور نماز اطفال کو سکھانا ہے۔ ان کلاسز کے معلّم محترم محمد علی صاحب ہیں ہم ان کے بے حد ممنون ہیں کہ وہ ہمارے لئے یہ قربانی فرما رہے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ خدام کی کلاسز بھی لیتے ہیں جن میں ہمارے ۱۲ اطفال شریک ہوتے ہیں جماعت کی طرف سے ہر ماہ اس کا باقاعدہ امتحان ہوتا ہے جن میں ہمارے اطفال شریک ہوتے ہیں اور ہر سہ ماہی کے بعد اوّل، دوم اور سوم آنے والے اطفال کو انعامات دیئے جاتے ہیں۔ اطفال دلچسپی کے ساتھ کلاسوں میں شریک ہوتے ہیں اور وقتِ مقررہ پر مقاماتِ کلاسز پہنچ جاتے ہیں۔ کُل اطفال جو اِن کلاسز میں شامل ہوتے ہیں ان کی تعداد ۴۹ ہے۔ باقی اطفال کو بھی اس میں شریک کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

۵۔ صُحبتِ صالحین

مجلس اطفال الاحمدیہ ڈرگ روڈ "صُحبتِ صالحین" کا پروگرام اپنے حلقہ جات میں ہر ماہ مناتی ہے۔ اس پروگرام میں ہم اپنے بزرگوں کو دعوت دیتے ہیں اور وہ اپنے بچپن کا کوئی واقعہ اطفال کو سُناتے ہیں جس کی بدولت الطفال نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ ان پروگراموں میں سے حلقہ دارالذکر کے پروگرام کی کارروائی درجِ ذیل ہے:۔

اطفال کا یہ پروگرام بتاریخ ۲۹ر جنوری بروز اتوار بمقام احمدیہ مسجد مبارک منعقد ہوا۔ سب سے پہلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برادرم سیّد منیر احمد نے تلاوت قرآن پاک کی۔ اس کے بعد محترم مولوی محمد عثمان صاحب چینی مربّی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے بچپن کے واقعات سُنائے۔ اطفال نے بڑی توجّہ سے اُن کے واقعات سُنے۔

(جنرل سیکرٹری مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ)

اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے

● چارلس ورتھ مارچ ۱۸۲۹ء میں لندن میں پیدا ہوا۔ چار سال کی عمر میں بالغ ہو گیا۔ اسی سال اس کی داڑھی مونچھ آگئی۔ سات سال کی عمر میں اس کے سارے بال سفید ہو گئے اور اسی سال وہ مر گیا۔

● مغربی افریقہ میں ماٹانی قبیلے کے لوگ انسان کی کھوپڑی سے فٹ بال جیسا کھیل کھیلتے ہیں۔

● میکسیکو میں گویال واکا نامی ایک شخص آگ سے کھیلتا ہے۔ آگ میں نہاتا اور بھاگتا ہے۔ وہ اپنے جسم پر گیسولین مل کر آگ لگاتا ہے اور اس کا بال تک بیکا نہیں ہوتا۔

● جاپان میں ایک درخت ہے جسے پلم کہتے ہیں۔ یہ درخت پانچ سَو سال پُرانا ہے مگر اَب تک صرف تین فٹ اُونچا ہے۔

● یارک شائر کے ٹام ویڈر نامی شخص کی ناک ½۷ انچ لمبی تھی۔

یاسمین نذیر۔ قیّمہ
سرگودہا چھاؤنی

عجیب و غریب خط

(بقیہ صـ۲۲)

"جناب لیمپ تو ہوا کی وجہ سے بُجھ گیا۔ نہالا گارڈ کیا کرتا مجھ غریب کے دو روپے مارے گئے سرکار کا اس میں کیا گیا"

خط کا مضمون سُن کر سب خوب ہنسے لیکن جنرل مینجر صاحب نے پھر بھی مسافروں کی سلامتی کا خیال رکھا اور جُرمانہ معاف کرنے کی بجائے اسے دوگُنا کر دیا۔ اگلے ماہ کی تنخواہ سے نہالے کے دو روپے اَور کٹ گئے مگر اس کے دوسرے روز ہی جنرل مینجر نے اِس عجیب و غریب خط لکھنے پر نہالے کو دس روپے بطور انعام بھجوا دیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مارچ کا تشحیذ ملا تو ہم تینوں میں جھگڑا ہو گیا۔ تینوں کا مطالبہ تھا کہ پہلے ہم نے پڑھنا ہے۔ ہر ایک اپنے مطالبے پر ڈٹ گیا اور جھگڑا طول پکڑ گیا مگر تب ہوش آ گیا جب ہمارے جھگڑے کے دوران رسالہ امّی نے اُچک لیا اور بڑے اطمینان سے رسالہ پڑھنا شروع کر دیا۔ اَب امّی سے چھیننے کی کِسی کو جُرأت نہ تھی۔ صبر شکر کر کے بیٹھ گئے اور آئندہ نااتفاقی کے ایسے انجام سے بچنے کے لئے یہ فیصلہ کیا کہ عمر کے لحاظ سے ہم میں سے جو چھوٹا ہو گا وہ رسالہ پہلے پڑھے گا۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں اس فیصلے پر کاربند رہنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

اب سُنئے کچھ رسالے کے بارے میں ویسے تو سارا رسالہ ہی دلچسپ تھا لیکن "قومی دیانت" کے عنوان سے آپ نے مشعلِ راہ سے جو اقتباس تحریر کیا ہے وہ پوری قوم کے لئے قابلِ فکر ہے۔ "چوری کی سزا" سے ہم سب کو سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ "میجر محمد اکرم شہید" کے بارے میں مضمون دلچسپ اور معلوماتی تھا۔ "نابینا عورت کا عزم" کہانی دلچسپ تھی۔ دالسلام زبیدہ خانم۔ مبارکہ شوکت۔ شریفہ فرحت خان پور ضلع رحیم یار خاں

مارچ کا رسالہ تشحیذ الاذہان ملا سرورق پر سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی تصویر دیکھ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بے حد خوشی ہوئی۔ تمام رسالہ پڑھا بے حد پسند آیا۔ فقط

عذرا شمیم۔ سجاد احمد ملک۔ رفعت یاسمین

راولپنڈی

ضروری تصحیح

"عنوان لگائیے" کے تحت عبارت میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دوسرا خلیفہ بتایا گیا ہے حالانکہ حضورؐ کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر بن خطابؓ تھے۔ تشحیذی بچے اس کی تصحیح کر لیں۔

(نیک محمد۔ ربوہ)

تشحیذ الاذہان

کا سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے

آج ہی پانچ روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال کر کے سال بھر کے پرچے گھر بیٹھے حاصل کیجئے۔

(مبارک احمد خالد مینیجر تشحیذ الاذہان ربوہ)

تندرستی کا سبب

عجم کے بادشاہوں میں سے ایک نے ایک حاذق طبیب کو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ وہ چند سال ملکِ عرب میں رہا لیکن کوئی شخص اس کے پاس علاج کرانے کے لئے نہ آیا۔ آخر وہ طبیب حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکوہ کرنے لگا کہ مجھے یہاں اِس لئے بھجوایا گیا تھا کہ آپ لوگوں کا علاج معالجہ کروں لیکن اِس مدّت میں یہاں کا کوئی شخص بھی میرے پاس علاج کرانے کی غرض سے نہیں آیا اور میں جس خدمت کے لئے مقرر ہوا تھا اسے بجا نہیں لا سکا۔ اس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کا طریق یہ ہے کہ جب تک بھوک غالب نہ ہو کھانا نہیں کھاتے۔ اور ابھی بھوک باقی ہوتی ہے کہ کھانے سے ہاتھ اُٹھا لیتے ہیں۔ طبیب حضور کی یہ بات سُن کر کہنے لگا کہ ان لوگوں کی صحت اور تندرستی کا راز اسی بات میں ہے۔ احمدی بچوں کو اس واقعہ سے سبق حاصل کرنا چاہئیے۔ (مبشر احمد صدیقی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخر میں نے ٹیکہ نہ ہی لگوایا

ایک بار جبکہ میری عمر تقریباً چھ سات سال کی تھی حکومت کی طرف سے ٹیکہ لگانے والے آئے جو گھر گھر جا کر بچّوں کو ٹیکہ لگاتے تھے۔ مَیں تو پہلے ہی۔ ٹیکہ لگوانے سے بہت ڈرتی تھی۔ غرض مرتی کیا نہ کرتی گھر سے بھاگ نکلی اور چیختی چلّاتی نامعلوم منزل کی طرف بھاگتی ہی چلی گئی اور گھر سے کافی دُور نکل گئی سخت دہشت طاری تھی۔ دل دھک دھک کر رہا تھا۔ مُنہ سے بار بار یہی دعا نکلتی تھی کہ اللہ میاں ٹیکے والے چلے جائیں اور پھر کبھی نہ آئیں غرض کہ حالِ دل بہت بُرا تھا۔ اب میرے فرار ہونے کے بعد ٹیکہ لگانے والے ہمارے گھر آ چکے تھے۔ امّی جان نے میری چھوٹی بہن ساجدہ کو ٹیکہ لگوایا اور مجھے کمرے سے ہی آوازیں دینی شروع کر دیں کہ بے بی کہاں ہو نیچے آ کر ٹیکہ لگوا لو بہت سی چیزیں ملیں گی مگر مَیں وہاں کہاں تھی۔ شاید امّی کو کچھ شک گزرا اُٹھ کر سارا گھر چھان مارا لیکن میرا کہیں پتہ نہ چلا۔ امّی کی پریشانی بڑھ گئی۔ بہت دعائیں کیں اور تمام گلی محلہ کے بچّوں اور نوجوانوں کو مجھے ڈھونڈنے کے لئے لگا دیا۔ ٹیکہ لگانے والے بھی بہت سٹپٹائے۔ لوگوں نے گھر گھر، گلی گلی چھان ماری لیکن میرا کہیں سُراغ نہ مِل سکا۔ امّی کی حالت غیر ہو رہی تھی۔ اتنے میں ابّا جان بھی دفتر سے آ گئے وہ بھی میری گمشدگی کا سُن کر بے حد پریشان ہو گئے اور میری تلاش کے لئے گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ ابّا جان انتہائی بدحواسی کی حالت میں بھاگ رہے تھے اُسی راستے میں مَیں بھی تھی۔ اچانک مَیں نے ابّا جان کو دیکھ لیا۔ اُن کی نظر بھی مجھ پر پڑ گئی۔ مَیں نے سمجھا کہ اب میری خیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں۔ سو مَیں نے تیز سے تیز تر بھاگنا شروع کر دیا۔ پیچھے سے مجھے ابّا جان نے آوازیں دینی شروع کر دیں۔ بے بی ... بے بی .... ٹھہرو .... آؤ برفی لے لو۔ لیکن مجھ پر کسی بات کا اثر نہ تھا مَیں بھاگی چلی جا رہی تھی اور سرپٹ بھاگتی ہی چلی گئی۔ آخر مَیں تھک کر چور ہوگئی اور ابّا جان نے مجھے لپک کر گود میں اُٹھا لیا بہت پیار کیا اور پھر بازار سے بہت سی چیزیں خرید کر دیں اور گھر کی طرف چل پڑے لیکن مَیں تھی کہ بدستور روتی چلّاتی رہی کہ مَیں نے گھر نہیں جانا وہاں ٹیکہ لگتا ہے۔ ابّا جان نے بہت تسلی دی بہت پیار کیا کہ اب ٹیکہ لگانے والے جا چکے ہیں اب نہیں آئیں گے اور امّی تمہیں ٹیکہ نہیں لگوائیں گی مگر مجھ پر ابّا جان کی باتوں کا کوئی اثر نہ تھا۔ اور بدستور روتی چلّاتی رہی مگر ابّا جان نے بھی ہمیں منانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور آخر وہ کامیاب ہو ہی گئے۔ جب کچھ تسلی ہو گئی تو ابّا جان کے ساتھ گھر جانے پر رضامند ہوئی۔ جاتے ہی امّی جان نے جن کے ہوش و حواس گم تھے گلے لگا لیا اور بہت پیار کیا۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا۔ اتنے میں تمام گلی محلے والے اکٹھے ہو گئے۔ میرے ملنے کی خوشی میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور خوشیاں منائی گئیں لیکن میرا دل اب بھی ڈوبا جا رہا تھا کہ کہیں ٹیکہ لگانے والے پھر نہ آ جائیں۔

کیا آپ بھی بچپن میں ایسے ہی ٹیکہ لگوایا کرتے تھے؟ شاید آپ کو تو یاد بھی نہ رہا ہو لیکن یہ واقعہ تو اب بھی ہمارے دل پر پتھر کی طرح نقش ہے۔

اچھا تو آپ کو ہماری حالتِ زار پر ہنسی آ رہی تھی۔ اچھا چلو ہنس لیجئے کوئی بات نہیں ہم برداشت کئے لیتے ہیں مگر یاد رکھئے کہ اب ہم کبھی ایسی حرکت نہیں کرتے اور نہ ہی انجیکشن سے ڈرتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ

چین میں ایک آدمی کے ناخن ۲۲ ۳/۴ انچ لمبے ہیں۔ اتنے لمبے ناخن رکھنے میں اسے ۲۷ سال لگے تھے۔

(یاسمین تذیر تیر
سرگودہا چھاؤنی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لطائف

ایک کنجوس کہیں جا رہا تھا۔ ساتھ ہی ساتھ دعا کر رہا تھا کہ اے اللہ اگر تُو مجھے ابھی کچھ رقم دے دے تو مَیں اس کا چوتھا حصّہ اسی وقت تیری راہ میں خرچ کر دوں گا۔ خدا کا کرنا ایسا ہُوا کہ کچھ ہی دور اُسے تین چونیاں پڑی ملیں۔ کنجوس بڑبڑایا اور بولا وہ اللہ میرے پر یقین نہیں تھا۔ چوتھی چونّی پہلے ہی اُٹھا لی۔

اجنبی :۔ (اسلم سے) تمہارا گھر کہاں ہے۔
اسلم :۔ پوسٹ آفس کے سامنے
اجنبی :۔ پوسٹ آفس کہاں ہے ؟
اسلم :۔ میرے گھر کے سامنے۔
اجنبی :۔ دونوں کہاں واقع ہیں ؟
اسلم :۔ آمنے سامنے

(ملک وسیم احمد ساجد پیروچک)

پہلا آدمی :۔ (دوسرے آدمی سے) اللہ میاں نے مجھے ایک اَور لڑکا دیا ہے اس کا کونسا نام رکھنا چاہیئے۔
دوسرا آدمی :۔ تمہارے پہلے بچّوں کے نام کیا ہیں ؟
پہلا آدمی :۔ ایک کا نام رحمٰن اور دوسرے کا رضوان۔
دوسرا آدمی :۔ (جلدی سے) تو تیسرے بیٹے کا نام رکھ لو "شیزان"۔

(نیک محمد۔ ربوہ)

استاد :۔ (شاگرد سے) اگر تمہیں شرم ہو تو کہیں جا کر ڈوب مرو۔
شاگرد :۔ جناب اگر مَیں مَر گیا تو مجھے میرے ابّا ماریں گے۔

مالک :۔ (چوکیدار سے) نوکروں کی جیبیں کیوں دیکھی جا رہی ہیں ؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوکیدار :۔ جناب آپ کا پلنگ گم ہو گیا ہے۔

باپ :۔ (بیٹے سے) آج سے باقاعدہ پڑھا کرو۔

بیٹا :۔ لیکن قاعدہ تو میں کب کا پڑھ رہا ہوں۔

مالک :۔ (نوکر سے) تم ہر کام دیر سے کیوں کرتے ہو؟

نوکر :۔ تنخواہ بھی دیر سے ملتی ہے حضور!

رشید :۔ (اپنے ابّا سے) ابّا جان! اب تو ہم بہت امیر ہو جائیں گے۔

ابّا :۔ وہ کیسے؟

رشید :۔ ابّا جان! ماسٹر صاحب نے ہمیں آنوں کے روپے بنانے سکھا دئے ہیں۔

ایک حکیم اور ایک جاٹ اکٹھے روٹی کھا رہے تھے کھانے کے بعد جاٹ نے پانی پیا۔ حکیم صاحب فوراً بولے "پانی ہمیشہ کھانے کے بیچ میں پینا چاہیئے۔" جاٹ نے کوئی جواب نہ دیا اور دوبارہ کھانا شروع کر دیا۔ دو چار روٹیاں ہڑپ کرنے کے بعد بولا "کیوں حکیم صاحب اَب تو پانی بیچ میں ہو گیا ہے؟"

راہ چلتے دو لڑکوں کی ٹکر ہو گئی ایک دوسرے سے ڈانٹ کر پوچھنے لگا "ابے اندھا ہے؟"

(دوسرا) جی ہاں! دونوں آنکھوں والے اندھے ہیں۔

ایک باغ میں ایک بورڈ لگا ہوا ہوتا ہے

پھولوں کو	دیکھئے
توڑیے	نہیں

کسی شریر بچّے نے بیچ میں لائن کھینچ دی جس سے عبارت کچھ یوں ہو گئی

پھولوں کو	دیکھئے
توڑیے	نہیں

ایک صاحب ایک کتاب (سو بڑے آدمی) لے جا رہے تھے کہ ٹھوکر کی وجہ سے کتاب گر پڑی۔ پاس سے ایک آدمی نے کہا کیوں تم سے ایک کتاب بھی نہیں اُٹھائی جاتی۔ پہلے آدمی نے جواب دیا ہاں اِس کتاب میں سو آدمی بند ہیں اور وہ بھی کوئی چھوٹے موٹے نہیں۔ (نعیم احمد عمران۔ ڈرگ روڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت اور اس کی برکات

(محمد شفیق قیصر)

پیارے بچّو! وہ اللہ جس نے ہم سب کو بنایا اور جس نے ہمارے لئے دُنیا کی ہر چیز بنائی ہمارے آرام اور راحت کا ہر طرح خیال کیا۔ اسی اللہ نے ہم کو سچّا راستہ دکھلانے، اپنا حکم بتلانے، اپنی عبادت کا طریقہ سکھلانے اور اپنے حکم کے مطابق زندگی گزارنے کے لئے بھی سامان کیا ہے۔ چنانچہ اللہ اپنی عبادت کا طریق سکھلانے کے لئے اپنی رضا حاصل کرنے کا طریقہ بتلانے کے لئے، اپنے حکم کے مطابق زندگی گزارنے اور بسر کرنے کا طریقہ ظاہر کرنے کے لئے اپنے رسولوں اور نبیوں کو دُنیا میں بھیجتا ہے۔ رسول اللہ کا پیغام لاتے ہیں دُنیا والوں کو اللہ کا پیغام سُناتے ہیں۔

اللہ کے یہ نبی اور رسول اپنے اپنے وقت میں دُنیا والوں کو خدا کا پیغام دے کر خدا تعالیٰ کے قانون کے مطابق اِس دُنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں اور ان کے پیچھے ان کی جماعت رہ جاتی ہے۔

عزیز بچّو! آپ اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ جب تک آپس میں اتفاق، پیار، محبّت اور تنظیم نہ ہو تو کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ اور جب تک تمام جماعت ایک امام کے ہاتھ پر جمع نہ ہو اس وقت تک سخت گڑبڑ اور ابتری پھیل جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ جو اپنے نبیوں کے ذریعہ مومنوں کی جماعت کو قائم کرتا ہے اس جماعت کو اس طرح ضائع نہیں ہونے دیتا چنانچہ اس خدا نے اپنے نبیوں کی ان جماعتوں کو افتراق اور نااتفاقی سے بچانے کے لئے بھی خاص انتظام فرمایا ہے اور وہ انتظام یہ ہے کہ نبی کی وفات کے بعد اس کا کوئی جانشین مقرر کر دیتا ہے تا کہ وہ سب اس کی بیعتِ اطاعت کر کے ایک ہی لڑی میں پروئے جائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسے وجود کو جو نبی کا جانشین ہوتا ہے خلیفہ کہتے ہیں۔

خلیفہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کو اللہ تعالیٰ نے نہایت ضروری قرار دیا ہے اور اُس کے وجود کو نبی کے وجود کا قائمقام قرار دیا ہے اور اُس کی بیعت نہ کرنے والے کو فاسق کہا ہے۔

جس طرح حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپؐ کی خلافت چلی اور خلافت کے مقام پر آپ کی پیشگوئی کے مطابق یکے بعد دیگرے مومنوں کی اتفاق رائے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفے مقرر ہوئے اسی طرح اس زمانے کے امام اور مہدی معہود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق تمام مومنوں کی اتفاق رائے سے حضرت حکیم الامت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ، حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد رضی اللہ عنہ اور آپ کی وفات کے بعد ۱۹۶۵ء میں حضرت حافظ مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلیفۃ المسیح الثالث یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ قرار پائے۔ خلافت کی الٰہی برکات کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں اِن الفاظ میں فرمایا ہے :-

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

(سورہ نور آیت ۵۶)

یعنی اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال اعمال بجا لانے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ میں ان کو زمین میں خلیفہ بناؤں گا جس طرح ان سے پہلی اُمتوں میں خلیفے بناتا رہا ہوں اور پھر ان خلفاء کے دین کو جو میرا پسندیدہ دین ہے تمکنت اور عظمت بخشوں گا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُن کے خوف کے بعد انہیں
امن عطا کروں گا وہ میری
عبادت کریں گے اور میرے
ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں
ٹھہرائیں گے۔ اور جو لوگ
اتنے بڑے انعام کے بعد
بھی انکار کریں گے اور اس
نعمت کی ناقدری کریں گے
تو وہ نافرمانوں میں سے
قرار دئے جائیں گے۔

اِس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ خلافت کی برکت سے خداتعالیٰ دین کو شان اور عظمت عطا فرماتا ہے اور نبی کی قائم کردہ جماعت خلافت کے نظام سے وابستہ ہوکر امن و سکون سے زندگی بسر کرتی ہے اور مومن پوری آزادی اور امن و سکون سے خداتعالیٰ کی عبادت بجا لاتے ہیں۔

یہ عظیم الشان پیشگوئی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلافتِ راشدہ کے زمانہ میں پوری ہوئی۔ اُس زمانے میں خلافت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے دینِ اسلام کو قوت و شوکت عطا فرمائی اور خوف کا زمانہ امن سے بدل گیا مسلمانوں نے نظامِ خلافت کے جھنڈے تلے جمع ہو کر دُنیا کے بہت بڑے حصّہ میں اسلام کی تبلیغ کی اور خداتعالیٰ کی پاک کتاب قرآن مجید کو کثرت سے مُلکوں میں پھیلایا اور پھر اسی خلافت کی برکت سے اسلام کے دشمنوں کی گردنیں مسلمانوں کے آگے جُھک گئیں اور اسلام کو ایک نئی زندگی ملی۔ تمام مسلمان متحد ہو گئے وہ سب ایک ہی آواز پر لبّیک کہتے ہیں۔ مسلمانوں کا یہی اتحاد اور اور خلافت کی اطاعت ان کی کامیابی کا سبب بنا۔ جب تک مسلمان خلافت کے بابرکت نظام پر کاربند رہے ان کا قدم ہر میدان میں ترقی کی طرف بڑھتا چلا گیا لیکن جب مسلمانوں نے اپنے ہاتھ سے خلافت کی عظیم الشان نعمت کو کھو دیا تو ان کا اتحاد بھی ختم ہو گیا اور وہ دن بدن پستی کی طرف گرتے چلے گئے اور ان کی وہ تمام ترقیاں جو انہیں خلافت کی برکت سے حاصل ہوئی تھیں خاک میں مِل گئیں۔

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدّس صحابہؓ کا یہ یقین اور ایمان تھا کہ خلافت کا نظام مسلمانوں کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس طرح انسانی جسم اس ہڈی کے بغیر بے کار ہو جاتا ہے اسی طرح خلافت کے بغیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتحاد و اتفاق اور کامیابی و کامرانی ممکن نہیں۔

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب منافقوں اور باغیوں نے فتنہ و فساد کی آگ سُلگائی تو ایک صحابیؓ نے بڑے دردبھرے الفاظ میں کہا تھا :-

مجھے ان لوگوں کی باتوں پر بڑی حیرانی ہوتی ہے جو یہ خواہش کرتے ہیں کہ خلافت ختم ہو جائے حالانکہ حقیقت یہ ہے اگر خلافت ختم ہو گئی تو یہ لوگ ہر خیر اور برکت سے محروم ہو جائیں گے اور ذلّت کا مُنہ دیکھیں گے اور خلافت سے محرومی کی صورت میں یہود و نصاریٰ کی طرح ہوں گے اور سب گمراہی میں برابر ہوں گے۔

اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے دَور میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے رُوحانی فرزند حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السّلام کی وفات کے بعد بھی جماعت کو خدا تعالیٰ نے خلافت کے بابرکت نظام کے ماتحت اکٹھا کر دیا اور تمام جماعت نے حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت کی۔ آپ کے زمانے میں بھی بعض منافق قسم کے لوگوں نے آپ پر اعتراضات شروع کر دیئے اور آپ کی خلافت کا انکار شروع کر دیا اس پر آپؓ نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

"اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بن کر اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کرو ابلیس نہ بنو۔"

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جماعتِ احمدیہ نے خلافت کی بے شمار برکات کا مشاہدہ کیا اور جماعت کی سب سے بڑی خوش قسمتی یہ تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ان کو ایک ایسا وجود خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ اور جانشین کے طور پر دے دیا تھا جو تمام جماعت کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور بہت دعائیں کرنے والا تھا۔ ان کے دُکھ اور تکلیف کو اپنا دُکھ اور تکلیف سمجھتا تھا۔

جب حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی وفات ہوئی تو اُس وقت ان باغیوں اور منافقوں نے جو حضرت خلیفہ اوّلؓ پر اعتراض کیا کرتے تھے خلافت کے نظام کو مٹانے کی کوشش کی مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مومنوں کی جماعت کو پھر ایک ہاتھ پر جمع کر دیا یہ ہاتھ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کا مبارک ہاتھ تھا اِس طرح جماعت پھر اتفاق و اتحاد کی سِلک میں مُنسلک ہو گئی اور اُسے ایک محبت کرنے والا اور ان کے دُکھ کو اپنا دُکھ سمجھنے والا اور ان کے لئے دعائیں کرنے والا وجود مِل گیا۔ حضور رضی اللہ عنہ نے باون ۵۲ سال تک خلافت کی اور جماعت کے بچّہ بچّہ کے دل و دماغ میں یہ بات اچھی طرح ڈال دی کہ اصل چیز خلافت ہے۔

پیارے بچّو! خوب یاد رکھو کہ خلافت کی برکات میں سے ایک بہت بڑی برکت یہ ہے کہ خلیفہ کی صورت میں اللہ تعالےٰ جماعت کو ایک ایسا وجود دیتا ہے جو ہر وقت ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ایک جگہ لکھتے ہیں:۔

"تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبّت رکھنے والا، تمہارے دُکھ کو اپنا دُکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا، تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے مگر اُن کے لئے (جو خلافت کے مُنکر ہیں۔ ناقل) نہیں۔ تمہارا اُسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے۔ لیکن ان کے لئے (جو خلافت کے مُنکر ہیں۔ ناقل) ایسا کوئی نہیں۔ کِسی کا اگر ایک بیمار ہو تو اُس کو چین نہیں آتا، کیا تم ایسے انسان کی حالت کا اندازہ کر سکتے ہو جس کے ہزاروں نہیں لاکھوں بیمار ہوں"

(برکاتِ خلافت صـ۵)

آخر خدا کا یہ مقدّس خلیفہ بھی اپنے دَورِ خلافت کو پوری کامیابی کے ساتھ مکمل کر کے اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گیا۔ اس عظیم صدمہ کے وقت خُدا تعالیٰ نے اپنے مامور کی جماعت کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر سنبھالا اور تمام جماعت کو پھر ایک پاک وجود حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مقدّس ہاتھ پر جمع کر دیا۔

اے احمدی بچّو! خلافت خدا تعالےٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اس نعمت کی قدر کرو، اس کی حقیقت کو سمجھو اور خلیفۂ وقت کے ساتھ سچّی عقیدت رکھو۔ خوب یاد رکھو کہ اِس وقت تمام کامیابیاں صرف اور صرف خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہیں۔ خلافت کا نظام جو دراصل حبل اللہ کا درجہ رکھتا ہے اگر ہم اس کے ساتھ وابستہ رہیں اور اس حَبْلَ اللہ کو تھامے رکھیں گے تو ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رہیں گے بلکہ اپنے مقصد میں بھی ضرور کامیاب و کامران ہوں گے یہ خدائی وعدہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کرے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مُبارک دَور میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو جو ترقیاں حاصل ہو رہی ہوں وہ دشمنوں کی آنکھوں میں کانٹوں کی طرح کھٹک رہی ہیں اور انہوں نے ہمارے پیارے امام پر گند اُچھالنا شروع کر دیا ہے مگر ہمارا ایمان ہے کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت اور اس کے مقدّس خلیفہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے خدا تعالیٰ ان کو ان کے ارادوں میں ناکام و نامراد رکھے گا اور خدا کی قائم کردہ جماعت اپنے مقدّس خلیفہ کی اطاعت میں سرشار ہو کر پیش از پیش کامیابی و کامرانی کی طرف بڑھتی چلی جائے گی۔

اے احمدی بچّو! ہمیشہ دعائیں کرتے رہو کہ خدا تعالیٰ ہمیں ہمیشہ خلافت کی برکات سے

قائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفہ خدا بناتا ہے

(مکرّم لئیق احمد صاحب طاہر)

عزیز بچّو! یہ تو تم سب جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ جو بات بھی کہتا ہے سچ کہتا ہے. مثلاً خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ ایک ہے اور ہم سب کا اس بات پر یقین کامل ہے کہ واقعی خدا تعالیٰ اکیلا ہی ہے کوئی بھی اس کی ہمسری کرنے والا نہیں ہے. پھر خدا تعالیٰ نے ہمارے پیارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو افضل الرسل قرار دیا ہے اور ہم بھی زبان سے اِس بات کا اقرار کرتے اور دل سے اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

پس اسی طرح خدا تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ خلیفہ بنانا اسی کا کام ہے اور سورہ نور میں اس نے مومن نیکوکاروں سے اِس بات کا وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں زمین میں خلیفہ بنائے گا پس جب یہ خدائی وعدہ ہے تو ضروری ہے کہ وہ اسے پورا بھی کرے. کیونکہ عقل یہ کہتی ہے کہ خدا تعالیٰ جو بات کہتا یا وعدہ کرتا ہے اُسے پورا بھی کرتا ہے۔ درحقیقت دنیا کی پیدائش سے ہی خدا تعالیٰ کا یہ قانون چلا آ رہا ہے کہ اُس نے اپنی مخلوق میں جانشینی کا سلسلہ قائم فرمایا ہے تاکہ دُنیا ان کے فائدہ سے کبھی محروم نہ ہو. چنانچہ ہر درخت اپنے پیچھے درخت اور ہر دانہ اپنے پیچھے دانہ چھوڑ جاتا ہے. یہی قانون خدا تعالیٰ کے روحانی سلسلوں میں بھی جاری ہے. پس اگر نبی یا خلیفہ کی وفات کے بعد اس کا کوئی جانشین تسلیم نہ کیا جائے تو اُس زمانے کا نور اس کی وفات کے بعد برقرار نہیں رہ سکتا. اور یہ خلیفہ کا ہی وجود ہوتا ہے جو تمام افراد کو ایک جگہ متحد رکھ سکتا ہے. یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مومنوں سے خلافت کے قیام کا وعدہ لیا ہے گویا خلافت ایک تاج ہے جو خدا تعالیٰ نے مومنوں کے سروں پر بطور انعام کے قائم رکھا ہے۔

اب بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ خلیفہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا نہیں بلکہ لوگ بناتے ہیں لیکن ان کا یہ کہنا ہرگز درست نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے ہاں یہ بات ضرور ہے کہ اُس نے مومنوں کو خلیفہ کے انتخاب کا ذریعہ بنایا ہے۔ جس طرح کامیابی تو خدا تعالیٰ عطا کرتا ہے مگر محنت کو اُس نے کامیابی حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ پس جب کبھی کوئی نبی یا خلیفہ فوت ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ مومنوں کے دلوں پر اپنا تصرّف کرتا ہے اور لوگوں کی نگاہ اُس شخص پر جا کر ٹھہرتی ہے جو خدا کے نزدیک سب سے بہتر اور اُس کا سب سے زیادہ مقرب ہوتا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کس طرح معلوم ہو کہ حقیقی خلافت کونسی ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ خلیفۂ وقت کے خلیفۂ برحق ہونے کی بڑی دلیل یہ ہوتی ہے کہ اُس کے ذریعے خدا تعالیٰ دین کو مضبوطی عطا فرماتا ہے۔ اس کے لئے ہمارے سامنے جماعتِ احمدیہ کی مثال ہے جس کے قیام کے وقت اَور بھی بہت سی تنظیمیں موجود تھیں جو خود کو خدا کا زیادہ مقرب سمجھتی تھیں مگر وہ حوادثِ زمانہ کا مقابلہ نہ کر سکیں لیکن اس کے برعکس جماعتِ احمدیہ کا ہر قدم اپنے خلیفہ کی نگرانی میں آگے بڑھ رہا ہے اور اس کے دین کے سپاہی دنیا کے گوشے گوشے میں اسلام کی عظمت اور تمکنت بڑھا رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسندِ خلافت پر رونق افروز ہونے کے بعد دین کی عظمت اور سربلندی کے لئے جو کارنامے سرانجام دئے ہیں ان پر سرسری نظر دوڑانے سے ہی اس بات کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی خاص مدد اور نصرت حضور کے ساتھ ہے۔ مثلاً حضور نے اپنے زمانۂ خلافت میں فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی جس میں جماعت کے بڑوں اور چھوٹوں نے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ گذشتہ دو سال ہوئے حضور نے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کا آغاز فرمایا جسکے ذریعہ مغربی افریقہ میں اب تک کئی ہسپتال اور سکول جاری ہو چکے ہیں۔ اسی طرح حضور نے وقف عارضی کی تحریک کا اعلان فرمایا جس کے نتیجہ میں نہ صرف پاکستان میں بلکہ دنیا کے دوسرے ملکوں میں بھی ہزاروں لوگوں نے اپنے ذاتی خرچ پر دُور دراز علاقوں میں ہفتوں اور مہینوں تبلیغ اور تربیت کے کام سرانجام دئے۔ اسی طرح حضور نے جماعت کے بچّوں کو "وقفِ جدید" کے مالی جہاد میں حصّہ لینے کی نصیحت فرمائی جس کی وجہ سے ہزاروں ننھے مُنّے بچّوں نے اپنی چھوٹی چھوٹی رقمیں چندہ میں دے ڈالیں۔ اسی طرح ہمارے پیارے خلیفہ نے سورہ بقرہ کی سترہ آیتیں اور دوسری دعائیں یاد کرنے کی ہدایت فرمائی۔ جماعت کے بزرگوں ہی نے نہیں بلکہ بچّوں اور بچّیوں میں سے بھی ہزاروں نے یہ آیتیں اور دعائیں زبانی یاد کیں۔ عزیز بچو! ان سارے کاموں کے کرنے کی توفیق ہمارے اللہ نے دی ہے اور یقیناً ہمارے پیارے امام جنکی نصیحت اور ہدایت پہ ہم نے یہ نیک کام کئے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہیں کیونکہ دنیا کے لوگ تو دنیوی چیزوں کا ہی لالچ دلاتے ہیں اور اللہ کے بندے نیک کاموں کی نصیحت کرتے ہیں

پیارے بچّو! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلے خلیفہ حضرت حکیم مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان یاد رکھو۔ آپ نے فرمایا

"خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہے مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے خدا نے ہی خلیفہ بنایا ہے۔"

تشحیذی بچو! ہمیشہ دعائیں کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ خلافت

تشحیذ الاذہان کی خدمت کی توفیق دیتا رہے اور ہم اس رسالہ کے ذریعہ خلیفۂ وقت کے ارشادات اور دعاؤں سے فائدہ اٹھاتے رہیں۔ آمین

خلافت لائبریری ربوہ

Regd. No. L 7128

APRIL 1972

Title printed at the Nusrat Art Press, Rabwah.

قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ

نمونہ کا صفحہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ (۱۲) ایاتها ۱۱۱ رکوعاتها

YUSUF

(Revealed before Hijra)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝۲

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۳

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ

اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ

الْغٰفِلِيْنَ ۝۴

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ

كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۝۵

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا

لَكَ كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۶

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ

الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ

كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ۭ

ع اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝

اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَ

نَحْنُ عُصْبَةٌ ۭ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۹

اِقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ

اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝

1. In the name of Allah, the Gracious, the Merciful.

2. Alif Lām Rā*. These are verses of the clear Book.

3. We have revealed it—the Qur'ān in Arabic—that you may understand.

4. We narrate unto thee the most beautiful narration by revealing to thee this Qur'ān, though thou wast, before this, of those not possessed of *requisite* knowledge.

5. *Remember the time* when Joseph said to his father, 'O my father, I saw *in a dream* eleven stars and the sun and the moon, I saw them making obeisance to me.'

6. He said, 'O my darling son, relate not thy dream to thy brothers, lest they contrive a plot against thee; for Satan is to man an open enemy.

7. 'And thus *shall it be as thou hast seen*, thy Lord will choose thee and teach thee the interpretation of things and perfect His favour upon thee and upon the family of Jacob as He perfected it upon two of thy forefathers—Abraham and Isaac. Verily, thy Lord is All-Knowing, Wise.'

R. 2.

8. Surely, in Joseph and his brethren there are Signs for the inquirers.

9. When they said, 'Verily, Joseph and his brother are dearer to our father than we are, although we are a strong party. Surely, our father is in manifest error.

10. 'Kill Joseph or cast him out to some *distant* land, so that your father's favour may become exclusively yours and you can thereafter become a righteous people.'

* I am Allah Who is All Seeing

صفحات ۶۷۳ (جس میں ۳۶ صفحات انڈکس بھی شامل ہے)

* خود پڑھیں * دوسروں کو تحفہ پیش کریں

جس کو تحفہ دینا ہو اس کا ایڈریس

اور قیمت ہمیں بھجوا دیں۔ہم اسے پوسٹ کر سکیں گے۔

قیمت ۶ روپے محصولڈاک ایک روپیہ

ادارۃ المصنفین ربوہ ضلع جھنگ